"اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا مصباح"

ماہنامہ مشکوٰۃ قادیان

امان 1381 ہجری شمسی

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

مارچ 2002ء

شبیہ مبارک سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم وعلىٰ عبده المسيح الموعودؑ

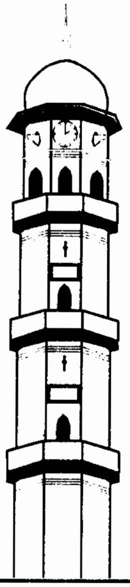

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" (المصلح الموعود)

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

MONTHLY Mishkat QADIAN

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد ۲۱ أمان ۱۳۸۱ ہجری شمسی بمطابق مارچ ۲۰۰۲ء شمارہ ۳

سالانہ بدل اشتراک
اندرون ملک: 100 روپے
بیرون ملک: 30 امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: 10 روپے

ضیا پاشیاں

اداریہ	2	ایک عبرت ناک حادثہ	23
فی رحاب تفسیر القرآن	3	سویٹزرلینڈ کی سیر	24
کلام الامام	5	ذرا سنئے تو!	28
m.t.a. سے استفادہ ﴿۷﴾	6	جانوروں کی دنیا	30
سوانح حضرت مصلح موعود ﴿۲﴾	8	حقوق العباد	32
حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں غیروں کی آراء	15	اخبار مجالس	34
دو ہزار سال کی عظیم ترین ایجاد!	17	وصایا	40

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

نگران: محمد نسیم خان
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر
زین الدین حامد

نائبین
نصیر احمد عارف
عطاء الٰہی احسن غوری

مینجر: طاہر احمد چیمہ

پرنٹر و پبلشر: منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے

کمپیوٹر کمپوزنگ: عطاء الٰہی احسن غوری، صمد احمد غوری، شاہد احمد ندیم، طاہر احمد امینی

دفتری امور: راجا ظفر اللہ خان، انسپکٹر مشکوٰۃ

مقام اشاعت: دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مطبع: فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان

Printed at Fazle Umar Printing Press Qadian and Issued from Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Qadian (Pb)
By Munir Ahmad Hafizabadi M.A Printer & Publisher. {Cover designed by Al Fazl Computer centre .Qadian}

صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سُدھر گئے

منظوم کلام سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یارو! مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار — رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مر گئے
آئے بھی اور آکے چلے بھی گئے وہ آہ! — ایّامِ سعد ان کے بسُرعت گذر گئے
آمد تھی ان کی یا خدا کا نزول تھا — صدیوں کا کام تھوڑے سے عرصہ میں کر گئے
وہ پیڑ ہو رہے تھے جو مدّت سے چوبِ خشک — پڑتے ہی ایک چھینٹا دُلہن سے نکھر گئے
پل بھر میں میل سینکڑوں برسوں کی ڈھل گئی — صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سدھر گئے
پُر کر گئے فلاح سے جھولی مراد کی — دامانِ آرزو کو سعادت سے بھر گئے
پر تم یونہی پڑے رہے غفلت میں خواب کی — دیکھا نہ آنکھ کھول کے ساتھی کدھر گئے
صد حیف ایسے وقت کو ہاتھوں سے کھو دیا — واحسرتا ! کہ جیتے ہی جی تم تو مَر گئے

سونگھی نہ بوئے خوش نہ ہوئی دیدِ گل نصیب
افسوس دن بہار کے یونہی گذر گئے

(کلام محمودؓ)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ﴿العلق﴾

قسط ۱۲

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کبیر سے ماخوذ

’’ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ دونوں دعوے قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (النجم ا ع) یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ سے محبت کا تعلق اس قدر بڑھا کہ آپ خدا تعالیٰ کی طرف تیزی سے بڑھے اور خدا تعالیٰ آپ کی طرف تیزی سے بڑھا۔ یہ اس کامل اتصال کا ثبوت ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا تعالیٰ سے تھا۔ دوسری طرف آپ کو شیطان سے اس قدر بُعد تھا کہ آپ فرماتے ہیں کہ وَلٰكِنَّهٗ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ (مسلم) کہ میرے شیطان کو مسلمان بنادیا گیا ہے یعنی اگر شیطان بھی میرے پاس آئے تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ وہ مجھے کوئی بُری تحریک کرے میرا رنگ اس پر چڑھ جاتا ہے اور مجھے برائی میں ملوث کرنے کے بجائے خود نیکی سے حصہ لینے لگ جاتا ہے۔ یہ اس انتہا درجہ کی محبت کا ثبوت ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اللہ تعالیٰ کے متعلق پائی جاتی تھی کہ آپ کے پاس جو جو چیز آتی وہ اپنی خاصیت کو بدل کر اسی رنگ میں رنگین ہو جاتی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا تھا۔ جیسے کہتے ہیں

ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد

غرض رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خدا تعالیٰ کی اتنی شدید محبت تھی اور شیطان کی اتنی شدید نفرت آپ کے قلب میں پائی جاتی تھی کہ آپ فرماتے ہیں کہ اگر شیطان بھی میرے پاس آئے تو مجھ پر شیطان کا رنگ نہیں چڑھے گا بلکہ میرا رنگ اس پر چڑھ جائے گا۔ یہ کمال درجہ کی نفرت ہے کہ شیطان کا آپ سے ٹکراؤ ہوتا ہے تو شیطان آپ پر غالب نہیں آسکتا بلکہ آپ شیطان پر غالب آجاتے ہیں اور نہ صرف اس رنگ میں غالب آتے ہیں کہ اس کے برے اثر کو قبول نہیں کرتے بلکہ خود اس پر اپنا رنگ چڑھا کر اسے مسلمان بنا دیتے ہیں۔

دنیا کی تاریخ پر غور کر کے دیکھ لو صرف ایک ہی وجود ایسا نظر آئے گا جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق رکھتا ہوں کہ مجھ میں اور اس میں کوئی دوری نہیں رہی اور شیطان سے مجھے اتنی کامل نفرت ہے کہ وہ کسی رنگ میں مجھ پر غالب نہیں آسکتا۔ اگر وہ میرے پاس آئے تو میں ہی اس پر غالب آؤں گا یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ مجھے مغلوب کر لے یا مجھے برائیوں میں ملوث کر سکے۔ پس تعلق کا کمال دنیا میں صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا ہے اور تعلق پیدا کرنے والی تعلیم کا کمال قرآن کریم نے پیش کیا ہے کہ اسکے لفظ لفظ اور حرف حرف سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا عشق پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہو رہا ہے۔ دشمن سے دشمن عیسائیوں کی کتابیں جب ہم پڑھتے ہیں تو وہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت پر جتنا زور قرآن مجید نے دیا ہے اتنا زور دنیا کی اور کسی کتاب میں نظر نہیں آتا۔ کوئی صفحہ اٹھا کر دیکھ لو اس میں جگہ جگہ اللہ تعالیٰ کا ذکر آئے گا اور بات بات میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف متوجہ کیا

جائے گا اور یہ کیفیت کسی ایک سورت یا ایک پارہ سے مخصوص نہیں۔ بسم اللہ سے لیکر والناس تک قرآن کریم پڑھ جاؤ اسکا کوئی صفحہ ایسا نظر نہیں آئے گا جس میں بار بار اللہ تعالیٰ کا نام نہ آتا ہو اور بار بار اللہ تعالیٰ کی محبت پر زور نہ دیا گیا ہو۔ باقی کتابوں کی یہ حالت ہے کہ ان میں کہیں لکھا ہوتا ہے کہ فلاں شخص پہاڑ پر گیا اور لوگوں نے اسے بھونی ہوئی مچھلی کا ایک ٹکڑہ اور شہد کا چھتہ کھانے کو دیا۔ کہیں لکھا ہوتا ہے کہ بعض لوگوں پر جن بھوت سوار تھے وہ حضرت مسیحؑ کے پاس آئے انہوں نے ان جنّات کو نکال کر سؤروں کے غول میں ڈال دیا اور وہ سؤر سب کے سب پانی میں ڈوب کر مر گئے۔ غرض ایسی ایسی باتیں لکھی ہوئی ہوتی ہیں کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے مگر قرآن کریم کا کوئی صفحہ ایسا نہیں جو اللہ تعالیٰ کے نام سے خالی ہو۔ تورات کے صفحوں کے صفحے۔ بقیہ بائبل کے صفحوں کے صفحے اور انجیل کے صفحوں کے صفحے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی ہیں لیکن قرآن وہ کتاب ہے جس کا کوئی ایک صفحہ بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے خالی نہیں۔" (جاري)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

WARRAICH CALL POINT

NATIONAL & INTERNATIONAL CALL OFFICE
Fax Facility Sending & Recieving Here
Fax open in 24 Hours.

OWNER:
MEHMOOD AHMAD NASIR
Moh.: Ahmadiyya, Qadian - 143516
Ph: 0091-1872-22222
(R)20286
Fax: 21390

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

NASIR SHAH
GANGTOK - SIKKIM

Watch Sales & Service
All Kind of Electronics
Export & Import Goods &V.C.D and C.D Players are Available Here
Near Ahmadiyya Mission Gangtok
Ph: 03592 - 26107
03592 - 81920

RAKESH JEWELLERS

01872-20290 (R)
01872-21987-8 (PP)

For every kind of Gold and Silver ornament.
All kinds of Rings &
"Alaisallah" Rings also sold
KISHEN SETH, RAKESH SETH

MAIN BAZAR QADIAN.

کلام الامام

''استغفار کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں''

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنی پر آیا ہے ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں۔ اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے۔''

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد ۱۲ ص ۳۴۹)

''اگر ہم جسمانی عالم میں مغفرت کا کوئی نمونہ تلاش کریں تو ہمیں اس سے بڑھ کر اور کوئی مثال نہیں مل سکتی کہ مغفرت اس مضبوط اور ناقابل بند کی طرح ہے جو ایک طوفان اور سیلاب کے روکنے کے لئے بنایا جاتا ہے پس چونکہ تمام زور تمام طاقتیں خدا تعالیٰ کے لئے مسلّم ہیں اور انسان جیسا کہ جسم کے رو سے کمزور ہے روح کے رو سے بھی ناتواں ہے اور اپنے شجرہ پیدائش کے لئے ہر یک وقت اس لازوال ہستی سے آب پاشی چاہتا ہے جس کے فیض کے بغیر یہ جی ہی نہیں سکتا۔ اس لئے استغفار مذکورہ معانی کی رو سے اس کے لازم حال پڑا ہے اور جیسا کہ چاوں طرف درخت اپنی ٹہنیاں چھوڑتا ہے گویا اردگرد کے چشمہ کی طرف اپنے ہاتھوں کو پھیلاتا ہے کہ اے چشمہ میری مدد کر اور میری سرسبزی میں کمی نہ ہونے دے اور میرے پھلوں کا وقت ضائع ہونے سے بچا یہی حال راستبازوں کا ہے روحانی سرسبزی کے محفوظ اور سلامت رہنے کے لئے یا اس سرسبزی کی ترقیات کی غرض سے حقیقی زندگی کے چشمہ سے سلامتی کا پانی مانگنا یہی وہ امر ہے جس کو قرآن کریم دوسرے لفظوں میں استغفار کے نام سے موسوم کرتا ہے۔

''قرآن کو سوچو اور غور سے پڑھو۔ استغفار کی اعلیٰ حقیقت پاؤ گے..... پاک کلمہ پاک درخت کی مانند ہے۔ پس جیسا کہ کوئی عمدہ اور شریف درخت بغیر پانی کے نشوونما نہیں کر سکتا اسی طرح راست باز انسان کے کلمات طیبہ جو اس کے منہ سے نکلتے ہیں اپنی پوری سرسبزی نہیں دکھلا سکتے اور نہ نشوونما کر سکتے ہیں جب تک وہ پاک چشمہ ان کی جڑوں کو استغفار کے نالے میں بہہ کر تر نہ کرے۔ سو انسان کی روحانی زندگی استغفار سے ہے۔ جس کے نالے میں ہو کر حقیقی چشمہ انسانیت کی جڑوں تک پہنچتا ہے اور خشک ہونے اور مرنے سے بچا لیتا ہے۔ جس مذہب میں اس فلسفہ کا ذکر نہیں وہ مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہیں...

...پس جس نے اپنے روحانی باغ کو سرسبز کرنے کے لئے اس حقیقی چشمہ کو اپنی طرف کھینچنا نہیں چاہا اور استغفار کے نالے کو اس چشمہ سے لبالب نہیں کیا وہ شیطان ہے یعنی مرنے والا ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ کوئی سرسبز درخت بغیر پانی کے زندہ رہ سکے۔''

(نور القرآن روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۵۶-۵۸)

M.T.A سے استفادہ {7}

فرنچ ملاقات ریکارڈنگ 6 اگست 2001ء

سوال: کیا بچوں کو پرائمری اسکول کے بعد کالج جانے سے پہلے جامعہ میں حفظ القرآن کے لئے بھیجنا بہتر ہے؟

جواب: ہاں، جامعہ میں حفظ القرآن کے لئے جانا چاہئے اس کا ہمیشہ فائدہ ہی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قوت یادداشت میں ترقی ہوتی ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو حفظ القرآن کے لئے بھیجا جاسکتا ہے۔ لیکن لڑکیوں کو صرف انہی اداروں میں بھیجا جانا چاہئے جہاں ان کی دیکھ ریکھ اور تربیت محبت شفقت اور کڑے ضابطہ کے تحت ہو۔

سوال: اگر والدین کسی دوسرے ملک میں ہوں تو ان کی خدمت کیسے کی جائے؟

جواب: آپ ان کی اقتصادی مدد کریں اور ان کے لئے مسلسل دعائیں کریں۔ اور جس قدر بچت آپ کرسکتے ہوں کرکے ان کے لئے تحائف اور رقوم بھجوائیں۔

سوال: کیا فرشتے عورت کی شکل اختیار کرتے ہیں؟

جواب: فرشتے کبھی بھی عورت کی شکل اختیار نہیں کرتے۔ اصل میں نہ وہ عورت ہیں نہ ہی مرد۔ اگر وہ عورت کی شکل میں ظاہر ہوتے تو تو ہم پرستی میں اضافہ ہوتا۔ اور لوگ انہیں سچ مچ عورت سمجھ لیتے۔

سوال: اگر کوئی حد سے زیادہ تعریف کرے تو اپنے پر کیسے قابو پایا جائے کیوں کہ اپنی عاجزی بنائے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے؟

جواب: اس کو Evology کہتے ہیں۔ حد سے زیادہ تعریف دماغ میں گھر کرسکتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ تعریف بھی حقیقت پر مبنی ہونی چاہئے۔ اگر کوئی خوبصورت ہے تو اسے خوبصورت کہیں یہ حد سے زیادہ تعریف نہیں ہے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ تعریف نہیں کرنی چاہئے۔ اگر آپ کسی سے محبت کرتے ہیں تو آپ اسے کہہ سکتے ہیں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں لیکن محبت کا حد سے زیادہ اظہار نہ کریں۔ اور نہ حد سے زیادہ محبت کریں۔ محبت پاک دل سے کریں نہ کہ گندے ارادے سے۔ اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی ہے۔ حد سے زیادہ تعریف کرنا اور حد سے زیادہ محبت کرنا غلط ہے۔ حقیقت پر رہنا ہی سب سے اچھا ہے۔

سوال: لوگوں کے جھگڑے کو ختم کرنے کا سب سے بہتر طریق کیا ہے؟

جواب: دیانتداری اور انصاف کے ذریعہ سے ہی جھگڑے سب سے بہتر طریق سے ختم کیا جاسکتا ہے۔ جھگڑوں یا خیالات کے اختلاف کو حل کرتے وقت کبھی کسی ایک مدعی کی غلطی کو دوسرے مدعی کی نسبت بڑھا چڑھا کر بیان نہیں کرنا چاہئے۔ حقیقت پر مبنی رہیں اور دونوں فریقوں کو بتائیں کہ وہ کہاں کہاں غلط ہیں۔ یہ صلح کرانے کا سب سے بہتر طریق ہے۔

سوال: جب لاوا (Magna) آتش فشاں سے باہر آتا ہے

تو اس کی جگہ کون سی چیز لے لیتی ہے؟

یہ بہت اچھا سوال ہے۔ جب لاوا باہر آتا ہے تو زمین سکڑ جاتی ہے۔ جس کا ہمیں پتہ نہیں چلتا اور نہ ہی ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتنی سکڑی ہے۔ لاوا کا باہر اور اندر جانے کا چکر چلتا رہتا ہے خلا (Vacuum) چاروں طرف دباؤ بناتا ہے اور آس پاس کی ساری چیزیں خلا کی طرف آتی ہیں اور اسے بھر دیتی ہیں۔ خلا خالی نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک قانون قدرت ہے۔

سوال: قیامت کے دن ہم خدا تعالیٰ کے کتنے نزدیک ہوں گے؟

جواب۔ اگر آپ اس دنیا میں خدا تعالیٰ کے نزدیک ہیں تو قیامت کے روز بھی آپ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوں گے۔ اگر آپ یہاں پر اس سے دور ہیں تو قیامت کے دن بھی دور ہی ہوں گے۔ اگر آپ اس دنیا میں جنّت بنائیں گے تو اس دنیا میں بھی آپ کو جنت ہی ملے گی۔ اس دنیا کی نسبت وہاں خدا تعالیٰ کی نزدیکی کا ادراک کہیں زیادہ ہوگا۔ اگر آپ نے دوزخ یہاں پر ہی بنایا ہوا ہے تو وہاں جلنے کا احساس یا جو کچھ بھی کہہ لیں کہیں زیادہ ہوگا۔ اگر آپ نے اس دنیا میں جہنم بنایا ہوا ہے تو وہاں پر آپ جنت نہیں پا سکتے۔

سوال: جب کوئی شخص احمدی ہو جائے تو ہمیں اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے؟

جواب: پہلا مرحلہ یہ ہے کہ وہ اپنی تربیت کے لئے اپنے آپ کو آپ کے حوالے کر دے۔ جب لوگ احمدیت قبول کرتے ہیں تو تربیت پہلا مرحلہ ہے۔ ان کے لئے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ ان کی سابقہ زندگی کا گہرائی سے مطالعہ کریں۔ اور ان کے غلط عقائد و حرکات کی اصلاح کریں۔ ان کی غلطیاں دیکھیں اور کائنات کے بارے میں ان کے نظریہ میں تبدیلی لائیں۔ ایمان کے بارے میں غلط عقائد اور ان کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہیں جنہیں دیکھنا چاہئے۔ احمدیت یہاں سے شروع ہوتی ہے۔ احمدی ہونا اختتام نہیں بلکہ ایک نئی زندگی کی شروعات ہے۔

فرنچ ملاقات ریکارڈنگ ۶ اگست ۲۰۰۱ء

سوال: خودکش بمبار کی موت کے بارے میں حضور کا کیا خیال ہے؟

جواب۔ خودکشی قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ زندگی دینے والا خدا ہے اس لئے کسی کو اپنی جان لینے کا حق نہیں ہے۔ یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ خودکشی کرنے والے قرآنی تعلیم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں اس لئے وہ جنت میں کیسے جا سکتے ہیں۔ یہ احمقانہ اور خود کو نقصان پہنچانے والا قدم ہے۔ اسرائیلی اس کا دس گنا یا اس سے بھی زیادہ بدلہ لیں گے اور اس کی وجہ سے بے گناہ فلسطینی اور بھی زیادہ تکالیف اٹھائینگے۔ خودکش بمباری نہایت ہی احمقانہ فعل ہے۔ (جاری)

قرض

قرض سے دور رہو قرض بڑی آفت ہے
قرض لے کر جو اکڑتا ہے وہ بے غیرت ہے
اپنے محسن پر ستم اس سے بڑھ کر کیا ہوگا
قرض لے کر جو نہ دے سخت ہی بدفطرت ہے

(کلام محمود)

سوانح حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

(قسط دوئم) ......از محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ ربوہ

اکتوبر 1902ء میں آپ کا نکاح حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ کی بیٹی حضرت سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سے رُڑکی میں ہوا۔ 1903ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ حضرت اُمِ ناصر صاحبہ کے ساتھ سات لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ۔

26 مئی 1908ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات ہوئی تو حضرت مصلح موعودؓ کے دل میں خیال آیا کہ اب لوگ طرح طرح کے اعتراض کریں گے اور جماعت کی بہت مخالفت کریں گے اس وقت آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سرہانے کھڑے ہو کر عہد کیا کہ

''اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمنی کی پرواہ نہیں کروں گا۔''

چنانچہ آپ نے اپنی ساری زندگی کبھی کسی کی دشمنی اور مخالفت کی پرواہ نہیں کی اور ہمیشہ اسلام اور جماعت کی ترقی کے لئے کوششیں کرتے رہے۔ آپ کے متعلق اللہ میاں نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ یعنی بہت ہمت اور حوصلے والا ہوگا۔ اور جس بات کا ارادہ کر لے گا اسے پورا کرے گا۔ چنانچہ آپؓ جب کسی بات کا ارادہ کر لیتے تھے تو چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے اُسے پُورا کرتے تھے۔

1912ء میں آپ پہلے مصر اور پھر عرب تشریف لے گئے۔ اور خانہ کعبہ کا حج کیا۔ آپؓ نے شریف مکّہ سے بھی ملاقات کی اور انہیں وہاں صفائی کے انتظام کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 27 مئی 1908ء کو حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ جماعت کے پہلے خلیفہ بنے تو حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ہاتھ پر سب سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ نے بیعت کی۔ آپؓ حضرت خلیفہ اوّلؓ سے بہت پیار کرتے تھے اور بہت عزت کرتے تھے۔ حضرت خلفیہ اوّلؓ کو بھی حضرت مصلح موعودؓ سے بہت پیار تھا۔ جب بھی حضرت مصلح موعودؓ حضرت خلیفہ اوّلؓ کی مجلس میں تشریف لاتے تو آپ اُن کے لئے اپنا آدھا گدیلا خالی کر دیتے اور اس پر بیٹھنے کے لئے کہتے۔ ایک دفعہ ایک خطبہ میں حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا کہ

''۔۔۔۔۔ میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ میرا سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں، کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں سے ایک بھی نہیں۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوت ہونے کے بعد دشمنوں نے بہت اعتراض شروع کردیئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے اس کا جواب لکھا جو کتاب کی شکل میں چھپا اس کتاب کا نام ہے ’’صادقوں کی روشنی کو کون دُور کرسکتا ہے‘‘ یہ آپ کی پہلی کتاب تھی۔

اسے پڑھ کر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب سے کہا کہ ’’مولوی صاحب! مسیح موعودؑ کی وفات پر مخالفین نے جو اعتراض کئے ہیں ان کے جواب میں تم نے بھی لکھا ہے اور میں نے بھی۔ مگر میاں ہم دونوں سے بڑھ گیا ہے۔‘‘

جون 1913ء میں آپ نے جماعت کے لئے قادیان سے اخبار الفضل نکالا۔ اس وقت چونکہ جماعت کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ ایک اخبار بھی نکال سکتی۔ اس لئے آپ کی بیوی حضرت اُمِ ناصر صاحبہؓ نے اپنے سارے زیور حضور کی خدمت میں پیش کردیئے جن کو بیچ کر ’’الفضل‘‘ چھپنے کا انتظام کیا گیا۔

13 مارچ 1914ء کو حضرت خلیفہ اوّل فوت ہوئے۔ اس دن عصر کی نماز کے وقت سب لوگ مسجد نور قادیان میں جمع ہو گئے تھے۔ جہاں حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے داماد تھے۔ حضرت خلیفہ اوّل کی وصیت پڑھ کر سُنائی اور لوگوں سے درخواست کی کہ وصیت کے مطابق کسی شخص کو خلیفہ مقرر کریں۔ اس پر حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب امروہویؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعودؓ کا نام پیش کیا۔ پہلے تو آپ نے انکار کیا لیکن لوگوں کا جوش اور اصرار دیکھ کر آپ سمجھ گئے کہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ یہی ہے۔ چنانچہ آپ نے لوگوں سے بیعت لے لی۔ اس طرح خدا تعالیٰ نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا خلیفہ مقرر فرمایا۔

غیر مبائعین نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی وفات پر خلافت کو ختم کرنے کے لئے بہت زور لگایا۔ وہ لوگ چاہتے تھے کہ خلافت ختم ہو جائے۔ لیکن خدا کے فضل سے ان کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی اور جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہی جو لوگ چاہتے تھے کہ خلیفہ کے بجائے انجمن جماعت کا انتظام سنبھالے ان میں آگے آگے مولوی محمد علی صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ تھے۔ لیکن احمدی جانتے تھے کہ جب تک جماعت کا کوئی خلیفہ نہیں ہوگا جماعت ترقی نہیں کرسکتی۔ اس لئے انہوں نے ان لوگوں کی بات نہیں مانی۔ جب مولوی محمد علی صاحب وغیرہ نے دیکھا، کہ ہماری کوئی بات نہیں مان رہا تو انہوں نے اپنی ایک علیحدہ جماعت بنالی اور اپنا مرکز لاہور میں بنالیا۔ اسی جماعت کو لاہوری یا پیغامی یا غیر مبائعین کہتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مصروفیات خلیفہ بننے کے بعد بہت بڑھ گئیں۔ آپ صبح فجر کی نماز پڑھانے کے بعد درس دیتے پھر بارہ بجے تک ڈاک دیکھتے اور جواب لکھواتے اور جماعت کے دوسرے کام کرتے۔ عصر کے بعد مسجد اقصےٰ قادیان میں درس دیتے۔ مغرب کے بعد مسجد مبارک میں مجلس عرفان ہوتی اس مجلس میں آپ لوگوں سے پیاری پیاری باتیں کرتے۔

آپ شروع سے ہی بیمار رہتے تھے۔ لیکن خلیفہ بننے کے بعد تو آپ کی صحت پر بہت اثر پڑا اور آپؓ بہت کمزور ہو گئے غیر مبائعین کا ایک اعتراض یہ بھی ہوا کرتا تھا کہ خلیفہ تو کوئی صحت مند شخص ہونا چاہیئے لیکن بیماری اور کمزوری کے باوجود آپ بہت ہمت سے خلافت کے کام کرتے رہے۔

12 اپریل 1914ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے حکم کے مطابق تبلیغ اسلام کے معاملہ پر غور کرنے کے لئے مسجد مبارک قادیان میں ملک

بھر کے احمدی نمائندوں کی مجلس شوریٰ ہوئی اس میں آپ نے فرمایا کہ ''میں چاہتا ہوں کہ ہم میں ایسے لوگ ہوں جو ہر زبان جاننے والے ہوں تا کہ ہم ہر زبان میں آسانی سے تبلیغ کر سکیں'' لندن میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے عہد میں ہی احمدیہ مشن قائم ہو چکا تھا۔ آپ کی خلافت کے دوسرے سال جماعت احمدیہ کا دوسرا بیرونی مشن ماریشس میں قائم ہوا۔

1900ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا تھا۔ ''تائی آئی'' یہ الہام یوں پورا ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بھائی مرزا غلام قادر صاحب کی بیوی نے جو حضرت مصلح موعودؓ کی تائی تھیں مارچ 1916ء میں حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔

31 مئی 1914ء کو حضرت خلیفہ اوّلؓ کی بیٹی حضرت سیدہ امتہ الحی صاحبہ سے آپ کا نکاح ہوا ان کے تین بچے ہوئے جن کے نام یہ ہیں۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب مرحوم۔ صاحبزادی امتہ القیوم صاحبہ۔ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ۔ جماعت کے تبلیغی کام بڑھتے جا رہے تھے۔ اسلئے حضرت مصلح موعودؓ نے 7 دسمبر 1917ء کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی۔ اس تحریک پر سب سے پہلے 63 نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے جس میں مولوی عبدالرحیم صاحب۔ شیخ یوسف علی صاحب۔ صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز۔ صوفی محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی ظہور حسین صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی وغیرہ تھے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے کہ آپ کی صحت کچھ عرصہ سے زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ 1918 میں حضورؓ زیادہ بیمار ہو گئے تو ڈاکٹر نے بمبئی جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ 3 مئی 1918 کو آپ قادیان سے روانہ ہوئے اور لاہور میں ناک اور حلق کا بجلی کے ذریعے علاج کرانے کے بعد بمبئی تشریف لے گئے وہاں جا کر آپ کی طبیعت اچھی ہو گئی اور 15 جون 1918 کو آپ واپس قادیان آ گئے۔

آپؓ کو جماعت کے ہر قسم کے لوگوں کا خیال رہتا تھا۔ آپ کے کہنے پر قادیان میں احمدی یتیم بچوں کے لئے 1919 میں احمدیہ یتیم خانہ قائم کیا گیا۔ تا کہ یتیم بچوں کا کوئی ٹھکانہ بن جائے۔ اور وہ ادھر ادھر ٹھوکریں نہ کھاتے پھریں۔ اس یتیم خانے کے افسر حضرت میر قاسم علی صاحب مقرر ہوئے۔

21 فروری 1921 کو حضرت فضلِ عمرؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی حضرت ڈاکٹر سیّد عبدالستار شاہ صاحب کی بیٹی حضرت سیّدہ مریم بیگم صاحبہ سے شادی کی ان کو اللہ میاں نے ۴ بچے دیئے جن کے نام یہ ہیں۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ۔ صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ۔ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ۔

25 دسمبر 1922ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی جس کی پہلی سیکرٹری حضرت امتہ الحی صاحبہ تھیں۔ لجنہ کی ممبرات نے حضرت امّ المؤمنین سے درخواست کی کہ اس کی صدارت قبول فرمائیں لیکن پہلے اجلاس میں ہی آپ نے حضرت اُمّ ناصر صاحبہ کو اپنی جگہ بٹھا کر لجنہ کا صدر بنا دیا۔ لجنہ کے ساتھ ساتھ ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم بھی بنائی گئی جس میں 7 سے 15 سال تک کی احمدی بچیاں شامل ہوتی ہیں لجنہ اور ناصرات کی تنظیمیں اس لئے بنائی گئیں تا کہ احمدی عورتوں کو دینی تعلیم دی جا سکے۔ اور وہ اچھی بہنیں۔ اچھی بیٹیاں۔ اچھی مائیں اور اچھی بیویاں بنیں۔

بچو! 712ء میں محمد بن قاسم نے ہندوستان میں اسلامی حکومت قائم کی اس کے بعد ہندوستان کے بہت سے ہندو مسلمان ہو گئے

لیکن ان میں سے بعض علاقوں کے مسلمان کے طور طریقے سب ہندوؤں جیسے ہی تھے اور وہ بس نام کے مسلمان تھے کئی سو سال تک وہ اسی طرح مسلمان رہے۔ لیکن اٹھارہویں صدی میں پنڈت دیانند سرسوتی نے ایک ایسی تحریک چلائی۔ جس کا مقصد دوسرے مذہب کے لوگوں کو ہندو بنانا تھا اسے شدھی کی تحریک کہتے ہیں اس کی وجہ سے بہت سے ایسے مسلمان جن کو اسلام سے پوری واقفیت نہ تھی ہندو ہوگئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1923ء کے شروع میں شدھی تحریک کے خلاف کام شروع کیا اور احمدیت کے مبلغ ان جگہوں میں بھیجے جہاں شدھی تحریک زوروں پر تھی۔ اس کے نتیجہ میں بہت سے مسلمان ہندو ہونے سے بچ گئے۔ اور بہت سے لوگ جو ہندو ہوگئے تھے دوبارہ مسلمان ہوگئے۔ اخبار ''زمیندار'' نے اس کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''احمدی بھائیوں نے جس خلوص، جس ایثار، جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے''

حضرت امۃ الحی صاحبہ کی وفات کے بعد 13 اپریل 1925ء کو حضرت مولوی عبد الماجد صاحب بھاگلپوری کی صاحبزادی حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ سے آپ کا نکاح ہوا جن کے دو بیٹے صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور ایک بیٹی صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ ہیں۔

ہم نے پہلے بتایا تھا کہ آپ نے احمدی عورتوں کے لیئے لجنہ اماء اللہ قائم کی تا کہ احمدی عورتیں مل جل کر کام کرنا سیکھیں۔ لجنہ قائم کرنے کے 3 سال کے بعد 1925ء میں احمدی عورتوں کی علمی ترقی کے لئے آپ نے قادیان سے مدرسۃ الخواتین کی بنیاد رکھی جس میں دوسرے استادوں کے علاوہ آپ خود بھی پڑھاتے تھے آپ کو عورتوں کی اصلاح کا بہت خیال رہتا تھا۔ چنانچہ آپؓ فرماتے تھے کہ اگر پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح ہو جائے تو جماعت ترقی کرے گی اسی لئے آپ نے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے سکول اور کالج بھی بنوایا تا کہ احمدی لڑکیاں یہاں پڑھیں اور دوسری تعلیم کے ساتھ انہیں دینی تعلیم بھی دی جائے تا کہ وہ بچی احمدی مسلمان عورتیں بنیں۔

یکم فروری 1926ء کو حضور کا نکاح سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب آف جدہ کی بیٹی حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔ ان سے دو بیٹے صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب پیدا ہوئے۔

آپؓ کو مردوں اور عورتوں کی تعلیم کا خیال رہتا تھا لڑکوں کے لئے سکول تو پہلے ہی تھا لیکن آپ نے ان کی دینی تعلیم کے لئے جامعہ احمدیہ بنایا کہ احمدی بچے یہاں پڑھیں اور اچھے مبلغ بن کر لوگوں کو اسلام اور احمدیت کی تعلیم دیں۔ 15 اپریل 1928ء کو جامعہ احمدیہ قائم ہوا جو اب بھی ربوہ میں قائم ہے۔ یہاں سے احمدیت کے مبلغ تیار ہو کر نکلتے ہیں جو اپنے ملک میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی احمدیت اور اسلام کے متعلق لوگوں کو بتاتے ہیں ان کی کوششوں اور خدا کے فضل سے ہر سال بہت سے لوگ احمدی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ لڑکوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے آپ نے تعلیم الاسلام کالج بھی بنایا

1924ء کے شروع میں انگلستان میں ویمبلے پارک میں ایک نمائش لگی جس کے ساتھ ایک مذہبی کانفرنس بھی ہونی تھی۔ اس کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ خود تشریف لے گئے۔ اس کانفرنس میں آپ کا مضمون ''احمدیت حقیقی اسلام'' مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔ دسمبر 1930ء میں آپ کے بڑے بھائی حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس طرح وہ پیشگوئی

پوری ہوئی کہ ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔''

......30 ستمبر 1935ء کو حضرت امیر المؤمنینؓ کی شادی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی بیٹی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ سے ہوئی۔ ان کی ایک بیٹی ہیں جن کا نام صاحبزادی امتہ المتین بیگم ہے۔

......آپ کو ہر وقت یہ فکر رہتی تھی کہ کسی طرح جماعت زیادہ سے زیادہ ترقی کرے۔ اس سلسلے میں آپ نے 1934ء میں تحریک جدید کی بنیاد رکھی۔ تحریک جدید کے انیس مطالبات تھے جن میں سے کچھ ہم یہاں لکھتے ہیں تاکہ تمھیں بھی اس کا پتہ چل جائے۔

☆ ایک مطالبہ تو یہ تھا کہ ہر احمدی اقرار کرے کہ وہ صرف ایک سالن استعمال کرے گا۔ ضرورت ہو تو نیا لباس بنوائے ورنہ یونہی فضول خرچی نہ کرے۔ سنیما وغیرہ نہ دیکھے۔

☆ تمام احمدی تین سال کے لئے اپنا روپیہ بیت المال میں جمع کرائیں جو تین سال کے بعد انہیں واپس کر دیا جائے گا۔

☆ لوگ احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنے خرچ پر باہر جائیں۔ اسی طرح عارضی طور پر بھی اپنے آپ کو وقف کریں۔ جن لوگوں کی پنشن ہو چکی ہے وہ بھی دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اسی طرح ڈاکٹر، وکیل وغیرہ بھی جماعت کے لئے خود کو وقف کر دیں۔

☆ احمدی بچے مختلف قسم کی تعلیم حاصل کریں۔ کوئی ڈاکٹر بنے، کوئی وکیل کوئی انجینئر کوئی ریلوے میں جائے۔ کوئی فوج میں۔ غرض ہر پیشے میں احمدی آجائیں۔

☆ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ کوئی احمدی بیکار نہ رہے۔ مزدوری کریں۔ اخبار یا کتابیں بیچیں۔ کچھ کریں۔ لیکن بیکار نہ بیٹھیں۔ اگر اپنے ملک میں کام نہیں ملتا تو باہر چلے جائیں۔ جو لوگ معذور ہیں چل پھر نہیں سکتے۔ کچھ کام نہیں کر سکتے وہ بیٹھے بیٹھے دعائیں کرتے رہیں۔

احمدیوں نے تحریک جدید کے مطالبات کو بہت خوشی اور جوش سے پورا کیا۔ یہ مطالبات پہلے صرف تین سال کے لئے تھے لیکن بعد میں کچھ مطالبات کو مستقل کر دیا گیا۔

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے خود بھی تحریک جدید پر سختی سے عمل کیا۔ شروع شروع میں تو اتنا کام ہوتا تھا کہ آپ کبھی رات کو ایک بجے سے پہلے نہیں سوئے۔ بعض دفعہ تو تین چار بجے صبح تک کام کرتے رہتے۔ آپ نے ذاتی طور پر تحریک کے فنڈ میں ایک لاکھ اٹھارہ ہزار چھ سو چھیاسی روپے چندہ دیا اس کے علاوہ اپنی قیمتی زمین بھی تحریکِ جدید کو دے دی۔

بچو! ایک واقعہ سنو۔ ایک دفعہ آپ کھانے کے لئے آئے۔ لیکن کھانا دیکھ کر چپ چاپ اُٹھ کر چلے گئے بعد میں فرمایا کہ میں نے کہا ہے کہ میز پر صرف ایک سالن ہوا کرے لیکن آج تین قسم کے کھانے تھے اس لئے میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ آپ نے 4 سال تک اپنی قمیضوں کے لئے کپڑا نہیں خریدا اور تحریک جدید سے پہلے کی بنی ہوئی قمیصیں ہی سنبھال سنبھال کر استعمال کرتے رہے۔

شروع میں گرمی میں برف اور بوتلوں وغیرہ کا استعمال بھی چھوڑ دیا تھا آپ نے اپنے سب بیٹوں کو وقف کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا ''میرے تیرہ لڑکے ہیں تیرہ کے تیرہ دین کیلئے وقف ہیں۔''

آپ خود بھی وقارِ عمل میں شریک ہوتے تھے آپ کہتے ہیں۔

''جب پہلے دن میں نے کہی پکڑی اور مٹی کی ٹوکری اُٹھائی تو کئی مخلصین ایسے تھے جو کانپ رہے تھے اور وہ دوڑے آتے اور کہتے۔ حضور تکلیف نہ کریں ہم کام کرتے ہیں لیکن جب چند دن میں نے ان کے ساتھ مل کر کام کیا تو وہ عادی ہو گئے اور سمجھنے لگے کہ یہ ایک مشترکہ کام ہے جو یہ بھی کر رہے ہیں اور ہم بھی کر رہے ہیں۔''

آپ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ کوئی احمدی نکتا نہ بیٹھے اس لئے احمدی نوجوانوں میں صنعت وحرفت کا شوق پیدا کرنے کے لئے آپ نے دارالصناعت قائم کیا اوراس کے افتتاح کے موقع پراپنے ہاتھ میں رندہ لے کرلکڑی صاف کی اورآری سے لکڑی کاٹ کراپنے عمل سے یہ بتایا کہ اپنے ہاتھوں سے کام کرنا ذلت نہیں بلکہ عزت دیتا ہے۔

آپ نے دنیا کے بہت سے ملکوں میں مشن قائم کئے۔ جہاں احمدیت کے مبلغ لوگوں کو اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔اس طرح دنیا کے کونے کونے میں لوگ آپ کا نام جاننے لگے۔اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ ''وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اورقومیں اس سے برکت پائیں گی۔''

حضرت فضلِ عمرؓ نے جن تحریکوں کی بناء رکھی ان میں سے ایک نہایت شانداراوراہم تحریک مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہے۔یہ تنظیم ہےاوراس لئے بنائی گئی ہے تاکہ ہرزمانے میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت اس طرح ہوتی رہے کہ وہ اسلام کا جھنڈا بلند رکھیں پھر خدام الاحمدیہ کے ماتحت ہی جماعت کے بچوں کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم بنائی تاکہ بچپن سے ہی ان کی تربیت اسلام کے مطابق کی جاسکے۔

1939ء میں خلافت جوبلی منائی گئی۔کیونکہ اس سال آپ کی خلافت کے 25 سال پورے ہوگئے تھے اس موقعہ پرحضورؓ نے جماعت سے کہا کہ شکرانے کے طورپرنیک کاموں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔اسی سال حضور نے ایک کمیٹی بنائی جس کا کام یہ تھا کہ وہ ہجری شمسی سال کا ڈھانچہ تیارکرے۔آپ نے ہجری شمسی سال کے مہینوں کے یہ نام رکھے۔

۱۔صلح(جنوری) تبلیغ(فروری) ۳۔امان(مارچ)

۴۔شہادت(اپریل) ۵۔ہجرت(مئی) ۶۔احسان(جون)

۷۔وفا(جولائی) ۸۔ظہور(اگست) ۹۔تبوک(ستمبر)

۱۰۔اخاء(اکتوبر) ۱۱۔نبوت(نومبر) ۱۲۔فتح(دسمبر)

ان تمام مہینوں کے نام تاریخ اسلام کے کسی اہم واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

(جاری)

وقت

وقت ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدانہیں ہوتا۔

وقت کے قدموں کی آہٹ سنی نہیں جاتی۔

وقت زندگی کی قیمتی دولت ہےاس کوجس نے بھی کھودیااس نے زندگی کھودی۔

وقت کی قدرکرنا سیکھو یہ ایک ایسا چھپا دشمن ہے جودھوکا دے جاتا ہے۔

وقت ایک بے لگام گھوڑا ہے جس کوپکڑنا کسی کے بس کی بات نہیں۔

خوشیوں کے لمحوں میں وقت کے گزارنے کا احساس نہیں ہوتا لیکن مشکلات اورانتظار میں لمحہ لمحہ بھاری گزرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مہمان خدا کی طرف سے تحفہ ہے جواپنارزق خودلےکرآتا ہے اور جب وہ رخصت ہوتا ہے۔توخدا گھروالوں کی بخشش کے سامان کرتا ہے۔

حسن سلوک ایک زبردست ہتھیار ہے جس سے ایک انسان اور جانی دشمن کوبھی قابومیں کیا جاسکتا ہے۔

نوافل کی ادائیگی قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں غیروں کی آراء

ہر قوم میں سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے اور حق یہ ہے کہ کمینہ مزاج اندھے دشمنوں یا ان کے متبعین کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر ہر قوم وملت کے شریف طبقہ نے آپ کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ ہم اس جگہ مثال کے طور پر بعض آراء درج ذیل کرتے ہیں۔

دہلی کے غیر احمدی اخبار ''کرزن گزٹ'' کے مشہور ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:

''مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔۔۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔۔۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔۔۔ اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں سے مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا رستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔''

(کرزن گزٹ دہلی مورخہ یکم جون 1908ء)

امرتسر کے غیر احمدی اخبار ''وکیل'' کے ایڈیٹر نے لکھا:

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا جو شور قیامت ہو کر خفتگان خواب ہستی کو بیدا کرتا رہا۔۔۔ مرزا صاحب کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے۔

مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا، اس کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنا پڑتی ہے۔ مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ، ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔''

(بحوالہ اخبار بدر قادیان 18 جون 1908)

لاہور کے اخبار ''آریہ پترکا'' کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا:

''عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے اس کی نسبت مرزا صاحب کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے۔۔۔'' (تہذیب النسوان لاہور)

لاہور کے آریہ اخبار اندر نے لکھا:

''مرزا صاحب اپنی ایک صفت میں محمد صاحب سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا خواہ وہ کسی مقصود کر لیکر تھا۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہیں کھائی۔''

(اخبار آریہ پترکا لاہور)

مسٹر والٹر ایم اے سیکریٹری آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن نے

اپنی انگریزی کتاب ''احمدی موومنٹ'' میں لکھا:

''یہ بات ہر طرح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید اور مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔۔۔۔ میں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور جذب اور مقناطیسی شخصیت کو پیش کیا۔۔۔'' (احمدیہ موومینٹ)

الفضل ما شہدت بہ الاعداء

(مرسلہ از مکرم ظہور احمد خان جاوید متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

☆☆☆☆☆☆☆

ھو الشافی ہومیو پیتھک کلینک قادیان

We Treat but Allah Cures

۱) ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب Ph:(R)-20432

۲) ڈاکٹر چوہدری عبد العزیز اختر Ph:(R) 20351

محلہ احمدیہ قادیان

143516 پنجاب

Ph:-(Clinic)

01872-22278

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of High Quality Leather, Silk & Cotton Garments, Indian Novelties & All Kinds of Indian Products :-

Contact Person :

M. S. Qureshi

Prop.

Ph. : 0091 - 11 - 3282643

Fax : 0091 - 11- 3263992

Postal Address :

4378/4B Ansari Road

Darya Ganj

New Delhi - 110002

India

دو ہزار سال کی عظیم ترین ایجاد!

محمد زکریا ورک کنگسٹن کینیڈا

کینیڈا کے ایک ہائی سکول کی سائینس کی کلاس میں طلباء اس موضوع پر بحث کر رہے تھے کہ پچھلے دو ہزار سال کی سب سے عظیم ایجاد کون سی ہے

پہلے طالب علم نے کہا کہ میرے خیال میں گزشتہ دو ہزار سال کی سب سے بڑی ایجاد پرنٹنگ پریس ہے کیونکہ پریس کی وجہ سے علم کی ترویج۔ اجماع۔ اور تشہیر بڑے پیمانہ پر شروع ہوئی پریس کی ایجاد سے کتابیں ہزاروں کی تعداد میں چھپنا شروع ہوئیں اور علم کو انسان نے کلاسے فائی کرنا شروع کیا ایک شخص جو ایک ہزار سال قبل اس کرہ ارض پر رہتا تھا اس کے خیالات کا علم اور اس سے ملاقات آج بھی اس کی لکھی ہوئی کتاب کے ذریعہ ممکن ہے پریس نے مصنفین اور ادیبوں کو ان کی تخلیقات کے باعث لازوال کر دیا ہے مختلف ممالک۔ دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے افراد کتابوں۔ اخبارات۔ رسائل کی وجہ سے ایک دوسرے سے قریب ہو گئے ہیں اور دنیا دوسرے لفظوں میں سکڑنا شروع ہو گئی ہے

عجیب بات یہ ہے کہ کتابوں کے زیادہ سے زیادہ چھپنے سے علم میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ خیال سے خیال جنم لیتا ہے اور آئیڈیاز میں اضافہ ہوتا ہے بلاشبہ دنیا آئیڈیاز کا ہی تو نام ہے

دوسرے طالب علم نے کہا کہ اس کے نزدیک سب سے عظیم ایجاد ٹیلی کمیونی کیشن ٹیکنالوجی ہے یعنی ٹیلی گراف۔ ٹیلی فون۔ اور جدید زمانے میں انٹرنیٹ کی ایجاد آج سے ۱۵۰ سال قبل ایک شخص کا دوسرے شخص سے رئیل ٹائم Real Time میں کمیونی کیٹ کرنا نا قابل تصور کرنا تھا انسان ایک زمانے میں گھوڑے کے ذریعہ یا پیدل چل کر خطوط لے جایا کرتا تھا پھر ایک زمانہ آیا بیسویں صدی میں ہوائی جہاز کے ذریعہ پیغام رسانی شروع ہوئی ۱۷۹۰ء کے لگ بھگ آپٹیکل ٹیلی گراف کے ذریعہ لانگ ڈسٹینس کمیونی کیشن قدرے آسان ہو گئی پھر ۱۸۴۰ء میں الیکٹرک ٹیلی گراف کے ذریعہ انسان نے دور دراز علاقوں اور شہروں میں پیغام رسانی کا نظام بجلی کی رفتار سے بھیجنا شروع کیا آج انٹرنیٹ کے ذریعہ زمین کے ایک کونے سے کہیں دور افتادہ علاقہ یا کسی جزیرہ پر کمیونی کیشن رئیل ٹائم میں کرنا ممکن ہو گئی ہے انسان انٹرنیٹ کے ذریعہ یوں پیغام رسانی کرتا ہے کہ گویا وہ اپنے گھر کے اندر یا دفتر کے اندر ہی موجود شخص سے باتیں کر رہا ہے آج ٹیلی ویژن۔ فیکس مشین۔ اور انٹرنیٹ نے دنیا میں برقی انقلاب برپا کر دیا ہے انسان ان چیزوں کا استعمال یوں کر رہا ہے جیسے یہ صدیوں سے ہمارے درمیان موجود تھیں

تیسرے طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد Otto Von Guernick's کی ۱۶۶۰ء میں ایجاد کردہ وہ مشین تھی جس سے الیکٹرسٹی پیدا کرنا ممکن ہو گئی اس مشین کے ایجاد کے بعد انسان کو بجلی کی انڈرسٹینڈنگ اور اس کی صحیح اپلی کیشن سمجھ میں آئی آج کے جدید زمانے میں پاور جنریشن۔ کمیونی کیشن۔ کمپوٹیشن۔ ٹرانسپورٹیشن کی بنیاد یہی مشین ہے ہماری روز مرہ زندگی میں بجلی کو کتنا دخل ہے اسکا چند لفظوں میں بیان نہ صرف

محال بلکہ ناممکن ہے ہوا کی طرح بجلی ہمارے لازم ملزوم ہے ۔بجلی کے بغیر ہمارا کوئی کام بھی آسانی سے نہیں ہوسکتا ماڈرن مشینوں میں الیکٹرو میگنٹزم کو کتنا دخل ہے یہ سبھی بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے دماغ میں بھی بجلی کا عمل کارفرما ہے یہ اگلا قدم ہے جسے انسان نے اچھی طرح جانا ہے کیونکہ اس کو سمجھے کے بغیر کئی ایک امراض کا علاج ناممکن ہے

چوتھے طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد الیکٹرک لائٹ ہے جس کی ایجاد ۱۸۲۸ء میں ہوئی تھی جس کی وجہ سے مطالعہ کرنا۔ رات کو کام کرنا۔ رات کو سفر کرنا۔ بلکہ دن اور رات میں فرق بہت حد تک کم ہوگیا

پانچویں طالب علم نے کہا کہ میرے خیال میں پچھلے دو ہزار سال کی سب سے بڑی ایجاد گننے کا نظام ہے (صفر سے لے کر نو تک گننا) جس کی ایجاد انڈیا میں چھٹی صدی میں ہوئی اور جو عربوں کے ذریعہ مشرق وسطی سے یوروپ تک پہنچی ۔ مثلاً اس نظام کے مطابق ۱۱۱ کا مطلب ہے ۱۰۰ جمع ۱۰ اور جمع ا نیز کسی عدد کے دائیں طرف صفر ڈالنے سے وہ عدد ۱۰ سے تقسیم سے ہوسکتا ہے جسے اعشاریہ کا نظام کہتے ہیں یہ سسٹم اگر وجود میں نہ آتا تو آج نہ تو سائینس ہوتی اور نہ ہی کیکولس دریافت ہوسکتی اور ہم رومن نمبروں پر بھروسہ کئے جہالت کے دبیز پردوں کے نیچے دبے سو رہے ہوتے

یہ نظام موجودہ زمانے میں یونیورسل بن چکا ہے اگر یوروپ میں لوگ رومن سسٹم پر ہی انحصار کرتے تو ریاضی میں جو ترقی ہوئی ہے نیز کمپیوٹر کی تخلیق (یعنی صفر اور ایک یعنی آن اور آف) ممکن نہ ہوسکتی آج تمام سائینس ۔اقتصادیات۔ اور ریاضی اسی آفاقی نظام کے سہارے پنپ رہے ہیں جس کے لئے دنیا عربوں کی ہمیشہ رہین منت رہے گی

یہ نظام یعنی انڈو عربک نمبرنگ سسٹم ۔ونڈوز آپریٹنگ سسٹم کی طرح یونیورسل سسٹم ہے اس سے بہتر کوئی اور نمبرنگ سسٹم نہ تو ہوا ہے اور نہ کبھی دریافت ہوسکے گا

چھٹے طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک دنیا کی سب سے بڑی ایجاد گوٹن برگ کی ایجاد کردہ پرنٹنگ پریس ہے یہ پریس پندرہویں صدی میں ایجاد ہوئی سب سے پہلی کتاب جو اس کے ذریعہ شائع ہوکر منظر عام پر آئی وہ بائیبل تھی جسے عرف عام میں گوتن برگ بائیبل بھی کہا جاتا ہے یہ بائیبل دیکھتے ہی دیکھتے فروخت ہوگئی یوں کتابوں کی اشاعت ہزاروں کی تعداد میں ممکن ہوگئی اور کتابوں تک رسائی امراء ہی نہیں بلکہ غریبوں کیلئے بھی ممکن ہوگئی اور علم نہ صرف امراء بلکہ غرباء کیلئے بھی حاصل کرنا ممکن ہوگیا اس کہ وجہ سے یوروپ میں ڈارک ایجز کا خاتمہ ہوا اور نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہوا۔ اس نئے پرروشن دور میں لوگوں نے تاریکی کے پردے اتار پھینکے اور علم کی روشنی سے منور ہونا شروع کیا علم حاصل کرنے کے ساتھ لوگوں نے سوچنا بھی شروع کردیا کیونکہ علم اور سوچ کا ساتھ سورج اور روشنی جیسا ہے جونہی لوگوں کی سوچ بدلنا شروع ہوئی ان کی زندگیوں میں انقلاب آنا شروع ہوگیا جس سے سوسائٹی میں انقلاب آگیا اور یہ سب گوٹن برگ کی پریس سے ممکن ہوا

ساتویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے عظیم ایجاد جینیٹک سی کوئن سنگ ہے اس طریقہ کی ایجاد ۱۹۷۰ء کی نصف دہائی میں ہوئی اس ایجاد کا سہرا دو سائینس دانوں سینگر اور گلبرٹ Sanger & Gilbert کے سر باندھا جاتا ہے اس کی وجہ سے ہمارے جینز میں موجود انفارمیشن نیز دوسری مخلوق کی انفارمیشن کا مطالعہ کرنا ممکن ہوگیا ہے ۱۹۸۰ء کی دہائی میں ہیومن جی نوم پروجیکٹ کا آغاز ہوا اور اب بیس سال بعد یہ پروجیکٹ

مکمل ہو گیا ہے انسانی جسم کے اندر تمام جینز کا نقشہ تیار کر لیا گیا ہے اس کی وجہ سے اب مختلف عوارض کا علاج جین تھیراپی یا جین سپلائیسنگ سے ممکن ہو جائیگا وہ دن بھی ضرور آئیگا جب گنجے پن کا علاج جین تبدیل کرنے سے ممکن ہو جائیگا یا انسان بڑھاپے کا علاج تیار کر لے گا اور انسان سو یا دو سو سال سے زیادہ عمر تک زندہ رہنا شروع کر دے گا

آٹھویں طالب علم نے کہا کہ میرے خام خیال میں پچھلے دو ہزار سال کی سب سے بڑی ایجاد انٹرنیٹ ہے اگر چہ انٹرنیٹ ٹیلی فون لائن۔ الیکٹرسٹی۔ چپ۔ نیٹ ورکنگ اور CRT's پر منحصر ہے لیکن روئے زمین پر بسنے والے باشندوں پر اس کا انفلوئینس اور دیرپا اثر بہت ہی زیادہ ہے ہماری روزمرہ زندگی میں اس کا استعمال اس قدر اتنے کم عرصہ میں اس قدر زیادہ ہو گیا ہے کہ ہم اس کو زیادہ نوٹس نہیں کرتے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ انٹر نیٹ کی ایجاد کسی اور دور میں ہوئی تھی انفارمیشن کو ایک جگہہ سے دوسری جگہہ اتنی سرعت سے لے جانا اور پھر اس انفارمیشن کو ٹھیک ٹھیک اصلی صورت میں اسکی منزل مقصود تک پہنچانا یہ کارنامہ انٹر نیٹ کا ہی ہے پھر انفارمیشن تلاش کرنا۔ کتابوں کی بجائے آنکھ جھپکتے کمپیوٹر سکرین پر معلومات پڑھ لینا بھی معجزہ سے کم نہیں۔ مثلاً میڈیسن کے کسی موضوع پر اب انسان کو بڑے بڑے ضخیم انسائیکلو پیڈیا پڑھنے کی ضرورت نہیں انٹرنیٹ کے سرچ انجن میں ایک لفظ ٹائپ کر دیں اور کھٹ سے معلومات اس موضوع پر آپ کے سامنے آجاتی ہے

بعض ممالک جیسے امریکہ میں تو اب طالب علموں کو یونیورسٹی جانیکی ضرورت نہیں آپ لیکچرز انٹرنیٹ کے ذریعہ گھر میں دیکھ یا سن سکتے ہیں اور اسی ذریعہ سے آپ اپنا ہوم ورک پروفیسر کو بھیج سکتے ہیں۔ یا پھر اب شاپنگ کے لئے بازار یا پلازہ جانیکی ضرورت نہیں مطلوبہ چیز انٹرنیٹ کے ذریعہ گھر بیٹھے خرید سکتے ہیں اور کوئی کمپنی گروسری آپ کے گھر آ کر دے جائیگی۔ انٹرنیٹ سے اب لانگ ڈسٹنگ فون بھی ہو سکتے ہیں اخبارات کا مطالعہ چاہے وہ اخبار دنیا کے کسی کونے میں شائع ہوتا ہو مطالعہ کیا جاسکتا ہے اس دریافت نے فی الواقعہ ممالک کی سرحدوں کو ختم کر دیا ہے اور دنیا واقعی گلوبل ولیج بن گئی ہے

نویں طالب علم نے کہا کہ میرے خیال میں سب سے بڑی ایجاد کمپیوٹر اور ایٹم بمب ہے کمپیوٹر نے ہماری زندگیوں کو حیران کن طریق سے بدل کے رکھ دیا ہے جس طرف دیکھو کمپیوٹر دنیا پر چھائے ہوئے ہیں

اس کے ساتھ ساتھ دنیا کی سب سے مہلک ایجاد ایٹم بمب کے ذریعہ ہم خود کو آنا فانا تباہ و برباد کر سکتے ہیں اس کے لئے کسی دوسرے سیارے سے غیر مرئی مخلوق کا نازل ہونا ضروری نہیں ہے شاید اس تباہ کن بمب کی وجہ سے انسان نے امن اور آشتی کا سوچنا شروع کیا ہے گویا ہلاکت کے سامان میں ہمارے لئے آشتی پوشیدہ ہے

دسویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد نظر کی عینک ہے کیونکہ اس کی بناء پر عمر رسیدہ آدمی زندگی کے آخری لمحات تک اپنے فن یا آرٹ سے دنیا کو محظوظ کر سکتا ہے ضروری نہیں کہ دنیا پر چالیس سال کے عمر کے لوگ ہی حکومت کرتے رہیں عینک کے طفیل بزرگ اور دانش ور لوگ بھی حکومت کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں

امریکہ کے صدر ٹیڈی روز ویلٹ Roosevelt نے جب پہلی بار نظر کی عینک پہنی تو اس نے کہا تھا کہ The world has come into focus اگر آپ دنیا کے معاملات پر فوکس نہیں کر سکتے تو دنیا کو پہچاننا بہت مشکل امر ہو جاتا ہے نظر کے

شیشوں کے بعد انسان نے مائیکرو اسکوپ۔ ٹیلی سکوپ۔ اور الیکٹران سکوپ جیسی مشینیں بنانی شروع کر دیں تا انسان دور ترین اور مہین ترین اشیاء کو آسانی سے دیکھ سکے یاد رہے کہ وہ گیلی لیو کی ٹیلی سکوپ ہی تھی جس نے اس کے نظریات کائینات کے بارہ میں بدل کے رکھ دئے تھے اور پھر دوسرے سائینس دانوں نے اپنے سائینسی عقائد اور خیالات بھی گیلی لیو کی روش میں بدل دئے

لینز کی وجہ سے انسان نے دور کے سیاروں۔ ستاروں۔ اور دنیاؤں کو دیکھنے کے قابل ہوا ہے لینز کی وجہ سے انسان نے چھوٹی سے چھوٹی اشیاء کو دیکھا ہے لینز اگر ایجاد نہ ہوتا تو انسان بہت کچھ دیکھنے سے محروم رہ جاتا لینز کی وجہ سے کوپرنیکس نے کہا کہ زمین کائینات کا مرکز نہیں ہے اور اسکی وفات کے کچھ سو سالوں بعد حضرت انسان نے سپیس پروگرام وضع کر کے خلاء کی تسخیر کرنا شروع کر دی ۱۶۶۵ء میں رابرٹ ہک Hooke نے اپنی مائیکرو سکوپ سے جو کچھ دیکھا وہ کتابی صورت میں مائیکرو گرافیا کے نام سے شائع ہوا ۱۶۷۸ء میں ڈچ سائینسدان Leeuwenhoek نے ایسا لینز تیار کیا جس کی پاور پانچ صد کے لگ بھگ تھی اس نے ہی بیکٹیریا دریافت کیا (اگر چہ اس کی موجودگی کا اظہار مسلمان سائینس دان ابن سینا میں سات سو سال قبل کر چکا تھا) انسانی آنکھ کا لینز بھی فطرت کا چمکدار اور خوبصورت تحفہ ہے

گیارہویں طالب علم نے کہا کہ میرے خستہ خیال کے مطابق سب سے بڑی ایجاد کمپیوٹر ہے کیونکہ اس مشین نے انسانی دماغ کی استعدادوں کو بڑھا دیا ہے اور اب انسان حسابی فارمولے جلد اور آسان طریق سے نیز کیکولیشنز بھی نہایت سرعت سے کر سکتا ہے اس کی وجہ سے انفارمیشن کی ڈیٹا بے سز تیار ہو گئی ہیں۔ انسان مختلف نوع کی انفارمیشن ایک ماؤس کے کلک کرنے سے یک لخت حاصل کر سکتا ہے اور سائینس دانوں کا وقت حسابی مساوات حل کرنے میں کم خرچ ہوتا ہے

یہاں کمپیوٹر کی ایجاد جو صرف نصف صدی سے ذرا پرانی ہے اس کے ساتھ Thermionic valve کی ایجاد کا ذکر بھی بہت ضروری ہے جو امریکن موجد ڈی فارسٹ De Forest نے ۱۹۱۵ء میں ایجاد کیا اور جس سے الیکٹرانک ایج کی پیدائش معرض وجود میں آئی الیکٹرانک ایج کے بغیر ہمارے کرہ ارض پر اتنے بلین افراد زندہ نہ رہ سکتے اس کے بغیر نہ تو ریڈیو نہ ہی ٹیلی ویژن اور نہ ہی انٹرنیٹ منصۂ شہود پر آتا آج ماڈرن میڈیسن۔ انجنیرنگ۔ انٹرنیشنل ٹریول۔ اٹامک پاور یہ سب اسی والو کا نتیجہ ہیں اس کے بعد ۱۹۴۵ء میں ٹرانسسٹر ایجاد ہوا جس کا موجد ولیئم شاکلی Shockley تھا اس کی بناء پر پرسنل کمپیوٹر ایجاد ہوا

بارہویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد ٹیلی اسکوپ ہے جسے مشہور اطالین سائینس دان گیلی لیو نے ریفائن کیا اور جس سے ماڈرن سائینٹیفک میتھڈ کا آغاز ہوا اس کی وجہ سے ہمیں کائینات میں اپنے مقام کا علم ہوا اور یہ کہ ہماری کہکشاں جس میں ہم بستے ہیں اس جیسی اور بھی کہکشائیں موجود ہیں نیز یہ کہ کائینات وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے

تیرہویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد سائیٹیفک میتھڈ ہے کیونکہ اس کی وجہ سے سائینس اور ٹیکنالوجی کا وجود اور بے انتہا ترقی ممکن ہوئی ہے یہ سائینسی طریق کار اور مشاہدہ اور تجربہ کے اصولوں اور اس سے حاصل ہونے والے ڈیٹا پر انحصار کرتا ہے اس طریقہ کار کا کوئی ایک موجد یا دریافت کرنیوالا نہیں ہے اگر چہ مغرب میں راجر بیکن (1220-1292) سب سے پہلا سائینس دان اور عالم تھا

جس نے تجربہ کو علم کے حصول میں رواج دیا البتہ فرانسس بیکن نے سترھویں صدی میں اس طریقہ کار کے چار حصوں کو وضع کیا تھا جو یہ ہیں

۱۔ پرابلم کی شناخت
۲۔ ڈیٹا کو اکٹھا کرنا
۳۔ فارمولیشن آف ھائی پو تھیسسز
٤۔ ٹیسٹنگ آف ھائی پو تھیسسز

جدید زمانے میں اوپر بیان کئے جانے والے چار حصوں کے علاوہ تحقیقی مقالہ جات کی تشہیر اور وسیع پیمانے پر اشاعت اور ان پر فیلڈ میں موجود سکالرز کی تنقید بھی سائینسی طریق کار کا حصہ بن چکا ہے تھیوری اور ایکپیری منٹ میں بھی کیا تعلق ہے اس پر بھی کافی بحث ہو چکی ہے کیونکہ بقول آئن سٹائین Theory determines what can be observed.

چودھویں طالب علم نے کہا کہ میرے خیال میں پچھلے دو ہزار سال کی سب سے بڑی ایجاد خلاء کا سفر ہے یعنی Space Travel کیونکہ اگر انسان نے ایٹم بمب سے اس کرہ ارض کو تہس نہس کر یا تو کم از کم انسانیت کو وجود سپیس ٹریول سے خلاء میں تو برقرار رہ سکے گا اس کرہ ارض چاہے تمام انسان ختم ہو جائیں مگر خلاء میں موجود ایک فرد واحد سے انسانیت پھر دوبارہ قائم ہو سکے گی

سپیس ٹریول کا ایک فائدہ ہماری آنیوالی نسلوں کو ملے گا اور نئے نئے پروڈکٹس۔ادویاء۔اور اشیاء ایجاد ہونا شروع ہونا ہو جائیں گی جو گریویٹی کی وجہ سے صحیح طریق سے زمین پر تیار نہیں ہو سکتیں ممکن ہے انسان خلاء میں جا کر نئی فصلیں۔ نئے پھل۔نئی ادویات بنانے میں کامیاب ہو جائے اور طرفہ یہ کہ دوسرے کروں پر جانے سے ممکن ہے انسان کی عمر میں اضافہ ہو جائے کیونکہ وہاں گریویٹی نہیں ہو گی وہاں ہمارا فضائی ماحول۔فضاء صاف اور آلودگی سے مبراء ہو گی

پندرہویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک دو ہزار سال کی سب سے بڑی ایجاد گھڑی ہے گیلی لیو کے پنڈولم کے مشاہدہ سے قبل دنیا میں واٹر کلاک اور سن ڈائیل ہوا کرتے تھے نیز لوگ اسٹرولیب بھی استعمال کرتے تھے ہالینڈ کے سائینس دان HUYGENS نے سب سے پہلے پینڈولم کلاک بنائی پھر سترہویں صدی میں گھڑی کی ایجاد ہوئی اس ایجاد سے سائینس کے مطالعہ اور فطرت کو سمجھنے میں انسان کو بہت مدد ملی ہے گھڑی کی ایجاد سے ٹائم پرسنل ایکسپیرنس سے بدل کر ایک حقیقت میں بدل گیا ہے اس کی وجہ سے ہمیں وہ ٹائم فریم ملا جس سے لاءز آف نیچر کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے کمپیوٹر کی ایجاد بھی کلاک سے ممکن ہوئی اب کمپیوٹر کے اندر جو گھڑی لگی ہوتی ہے اس کو سی پی یو کلاک کہا جاتا ہے اور درحقیقت پورا نظام شمسی کلاک ورک ہی ہے۔یعنی موسموں کا تغیر و تبدل۔سورج۔چاند کا طلوع اور غروب ہونا۔پھلوں کا خاص موسم میں آنا۔پھولوں کا خاص وقت پر کھلنا۔سورج گرہن اور چاند گرہن۔دم دار ستاروں کا ظاہر ہونا۔ان تمام کا انحصار خاص وقت (گھڑی) پر ہی ہے

سولہویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے عظیم اور مفید ایجاد ٹیلی سکوپ اور مائیکرا سکوپ کی ایجاد ہے ٹیلی اسکوپ کی ایجاد نے انسان کا ورلڈ ویو بلکل بدل کے رکھ دیا ہے اس ایجاد نے انسان کو مجبور کیا کہ وہ جان لے کہ اس کائینات میں انسان صرف ایک معمولی حثیت کی چیز ہے ٹیلی اسکوپ نہ ہوتی تو بہت ساری باتیں انسان پر واشگاف اس لئے نہ ہو پاتیں کہ وہ زمین سے باہر دور تک نہ دیکھنے سے قاصر تھا اگر یہ ایجاد نہ پاتی اس کی وسعت نگاہ زمین تک ہی محدود رہتی اسی طرح مائیکرواسکوپ سے بھی انسان نے اس سے قبل پوشیدہ دنیا۔اور مہین ترین مخلوقات کو

دیکھنا شروع کر دیا ہے

سترہویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد کیلکولس کی ایجاد ہے اس کی مساوات کی بناء پر سائنس دانوں نے بلیک ہولز اور گریوٹی ویوز کی پیش گوئی کی کمپیوٹر کی ایجاد اس لئے ممکن ہوئی تا اس کے ذریعہ کیلکولس کی مساوات کو آسانی سے حل کیا جا سکے نیز یہ پتہ لگایا جا سکے کہ بمب فضاء میں سے کہاں گرے گا

کیلکولس کی ایجاد نیوٹن نے کی جو کہ فی الحقیقت دو ہزار سال کی سب سے عظیم ایجاد ہے ماڈرن سائینس کا تمام انحصار اسی پر ہے کیلکولس ایجاد نہ ہوتی تو آج نیوٹن۔ آئن سٹائن۔ شونگر۔ وائن برگ۔ عبدالسلام اور دیگر سائینس دانوں اور حساب دانوں کے نام اتنے معروف نہ ہو پاتے

اٹھارویں طالب علم نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے بڑی ایجاد سپیکٹر وسکوپ ہے ٹیلی سکوپ سے ہم تک لائٹ دور ترین ستاروں سے آتی مگر سپیکٹر وسکوپ ان کو اینا لائیز کرتا اور انکی تشخیص کرتا ہے اس ایجاد کی وجہ سے ہم نے جانا ہے کہ ستارے کس مادہ کے بنے ہوئے ہیں اس ایجاد سے ہمیں معلوم ہوا کہ کائینات وسعت پذیر ہے اور یہ کہ کہکشائیں سکڑتی جا رہی ہیں اور یہ کہ ٹائم کا ایک لمحہ پر آغاز ہوا یہ کہ ستارے سورج کی طرح ہیں سپیکٹر وسکوپ سے ستاروں کی کیمکل کمپوزیشن اور ان کا منرل سٹرکچر mineral structure جاننا آسان ہوا ہے اس کی ایجاد سے بننے والے بارکوڈ سے ہم ستاروں کا کیمکل اینا لے سسز کرتے ہیں چاند کی تمام روشنی سورج سے منعکس ہوتی ہے اور چاند کے بارکوڈ تمام کے تمام سورج کے ہیں یہ بات ہمیں سپیکٹر وسکوپ سے معلوم ہوئی ہے اس ایجاد سے نہ جاننا ممکن ہوا ہے کہ ستاروں کے بھی کرے یعنی پلینٹس ہوتے ہیں اور یہ کہ شاید زندگی کائینات میں کسی اور جگہہ ضرور موجود ہے اس ایجاد سے انسان کا ویژن بہت وسیع ہو گیا ہے

اب طالب علموں نے استاد سے پوچھا کہ اس کے نزدیک کون سی بڑی ایجاد ہے تو اس نے جوابا کہا کہ میرے نزدیک دنیا کی سب سے بڑی ایجاد پہیہ ہے پہیہ کا استعمال دنیا کی ان گنت چیزوں میں ہوتا ہے تانگہ۔ بائیسیکل۔ کار۔ ٹرک۔ حتٰی کہ ایسٹروناٹس جس شٹل یا خلائی جہاز میں خلاء میں جاتے اس میں بھی پہیہ استعمال ہوتا ہے

NAVNEET JEWELLERS
01872-20489(S)
20233,20847(R)
CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO
FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS
(All Kinds of *rings* & *"Alaisallah"* rings olso sold here)
Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

خدا کی قدرت

"تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے کہ اس پر کسی قسم کا کوئی دروازہ مسدود نہیں ہے۔ اسکی قدرتوں کی کوئی انتہاء نہیں ہے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۶)

مخالفین احمدیت کا

عبرتناک انجام

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورِ خلافت میں جہاں دن دوگنی رات چوگنی احمدیت کی ترقی ہو رہی ہے وہاں اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کی امیدوں کو ناکام و نامراد کرتا ہوا نئے ایمان افروز واقعات کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح ظاہر فرمارہا ہے۔ ایسے ہی نشانات میں سے ایک نشان پیش کیا جارہا ہے۔

سرکل سیتاپور یوپی کے ایک گاؤں ''کرن پور'' میں رہ کر ہمارے معلم صاحب نومبائعین کی تعلیم و تربیت کا کام نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دے رہے تھے کہ تبھی مخالفین احمدیت کی راتوں کی نیند اڑ گئی۔ اور وہ احمدیت کی ترقی نہ دیکھتے ہوئے اپنی بغض و عناد میں دوسرے گاؤں کے مخالفین کو ٹرالیوں میں بھر بھر کر کرن پور میں ہمارے معلم صاحب و نومبائعین کو زدوکوب کرنے کی نیت سے آئے۔ اتفاق سے معلم صاحب گھر پر نہ ملے تو جس گھر میں معلم صاحب رہتے ہیں اس گھر کے مرد و زن کو مارنے لگے اور غصہ میں چھپڑ کو توڑا اور بھینسوں کو مارنے لگے۔ تب وہاں گھر کی عورتوں نے کہا کہ جانوروں کو کیوں مارتے ہو۔ تب گاؤں والوں نے ایک عورت کو مارنا شروع کیا جس سے اس نومبائع عورت کی کمر ٹوٹ گئی۔ اسے بچانے کے لئے اس کی ماں پہنچی تو گاؤں والوں نے ماں کو بھی مارا اور ان کا ایک ہاتھ توڑ دیا۔ جس پر اس گھر کی نومبائعین عورت نے کہا کہ تم نے ہمارے گھر کو اجاڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گھروں کو اجاڑ دیگا۔ اس واقعہ کے تقریباً دو ماہ بعد گاؤں کے اٹھارہ مخالفین و دیگران ایک بارات میں شرکت کی غرض سے بس میں سوار تھے کہ لکھنؤ سے تیز رفتار آرہی ایکسپریس ٹرین کی زد میں بس آگئی۔ جس سے تمام کے تمام مخالفین موقعہ پر ہی ہلاک ہوگئے۔ اور دیگر افراد زخمی ہوئے اور مخالفین کے بدن کے ٹکڑے دور دور تک بکھرے پڑے تھے۔ جس کا ہمارے بعض معلمین اور نومبائعین نے مشاہدہ کیا۔ اور کرن پور گاؤں کے مخالفین میں اس واقعہ سے ایک عجیب سا ماتم چھایا ہوا تھا کیونکہ ان کے گھر اُجڑ چکے تھے۔ اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے سارے علاقے میں جماعت احمدیہ کی صداقت میں ایک روشن نشان دکھایا۔ اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کو ہدایت دے اور تمام نومبائعین اور معلمین و مبلّغین کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین

﴿ظفر احمد صاحب گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور، یوپی۔﴾

Love for All Hatred for None

M. C. Mohammad

Kodiyathoor

SUBAIDA TIMBER

Dealers In :

TEAK TIMBER, TIMBER LOG, TEAK POLES & SIZES TIMBER MERCHANTS

Chandakkadave, P.O Feroke
KERALA - 673631
☎ 0495 403119 (O)
402770 (R)

SWITZERLAND
سوئٹزرلینڈ

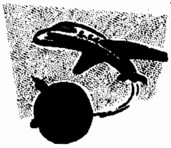

عزیزہ ڈاکٹر عطیۃ القدوس بنت مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے جچہ درویش مرحوم

سوئٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا مختلف قسم کے کلچروں اور قدرتی مناظر سے بھرپور دنیا کا ایک خوبصورت ملک ہے۔ جو کہ یورپ کے عین دل پر واقع ہے۔ اس کے اردگرد پانچ ملکوں کی سرحدیں لگتی ہیں۔ جرمنی، فرانس، اٹلی، اسٹریلیا اور Liechtenstein ایک جزیرہ نما ملک ہے اس کی انٹرنیشنل ہوائی، زمینی ریل ٹریفک کے حساب سے کافی اہمیت ہے۔ یہ ٹرانسپورٹ کے نظریہ سے مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہاں سے گھنٹوں میں یورپ کے بڑے بڑے شہروں اور سینٹرز میں با آسانی پہنچا جا سکتا ہے۔ سویٹزرلینڈ کے مرکزی انٹرنیشنل ائیرپورٹ Zurich اور Geneva کے ایرپورٹ ہیں جو کہ یورپ کے ماڈرن ایرپورٹوں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان دونوں ایرپورٹس سے ایک سو (۱۰۰) ممالک کیلئے ہوائی پروازیں اڑتی ہیں۔ اور انکے ائیرپورٹ نیشنل ریل نیٹ ورک کے ساتھ منسلک ہیں۔ چھوٹے انٹرنیشنل ائیرپورٹ باسل، برنی اور لوگانوں میں واقع ہیں۔ سوئٹزرلینڈ سے تقریباً ایک درجن ممالک کیلئے Inter-European Rail سروسز ہیں۔ روزانہ بڑے شہروں کیلئے جرمنی، اٹلی، آسٹریا (Austria)، اسپین، فرانس، Czec Republic, Hungry, Scandinavia اور Benelux جیسے ملکوں کے بڑے بڑے شہروں کیلئے ٹرینیں یہاں سے چلتی ہیں۔ ٹرینوں میں کھانے پینے، اور دوسری سہولیات کے علاوہ بہترین سونے کیلئے کمپارٹمنٹ بھی دستیاب ہیں۔ بذریعہ سوئٹزرلینڈ یورپین ممالک میں جانے کیلئے موٹروے نیٹ ورک ہے۔ ایک ملک سے دوسرے ملک کی سرحد پار کرنے میں کوئی دشواری نہیں۔ یہ بہت ہی آسان ہے۔ لوگ ایک ملک سے دوسرے ملک کی سرحد ایسے پار کرتے ہیں جیسے وہ کسی ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ میں جا رہے ہوں۔ ایسا اس لئے ہے کہ یورپ کے بیشتر ملک اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے معمولی سی Formalities سے با آسانی یورپ کے ایک دوسرے ملکوں میں آنا جانا ہو سکتا ہے۔

سوئٹزرلینڈ میں ڈرائیونگ بہت آسان ہے۔ سفر کرتے وقت سڑکوں پر بہترین نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اور یہ نظارے بڑے ہی حیران کن ہوتے ہیں۔ بہترین قدرتی مناظر دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ ہم جنت میں آگئے ہوں۔ ان خوبصورت نظاروں کو ریل، روڈ اور واٹروے کے ذریعہ سفر کر کے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔ جب کبھی آپکو سوئٹزرلینڈ جانے کا موقعہ ملے تو Swiss Trane System کا استعمال کریں Swiss Pass , Pass Flexi یا Swisscard خریدیں جس سے آپ وقت اور پیسہ بچا سکتے ہیں۔

یہ تینوں چیزیں یعنی سوس پاس، فلیکسی پاس اور سویس کارڈ کے خریدنے سے آپ اپنے سفر کا بہترین فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ جہاز سے اترتے ہی ایرپورٹ سے ہی ٹرین پکڑ سکتے ہیں۔ تیز رفتار سے چلنے والی ٹرینوں میں بیٹھ کر جانے سے ایک الگ ہی مزہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ ٹرینیں نہایت ہی خوبصورت صاف ستھری، آرام دہ ہوتی ہیں۔ بس میں سفر کرنے سے آپ بہترین نظارے دیکھ سکتے ہیں۔ اور یہ بس آپکو دور دیہات علاقوں تک میں لے جاتی ہیں۔ پورے سوئٹزرلینڈ کے مشہور Sight Scene7000 دیکھ سکتے

ہیں۔موٹر سے سفر سویس میں آسان اور محفوظ سفر ہے۔
واٹروے سے سفر کرنا بھی ایک الگ ہی مزہ دیتا ہے۔سوئزرلینڈ کی جھیلیں اور ندیوں پر چھٹیوں میں جانا یادگار لمحات ہوتے ہیں۔ 20واٹروے پر تقریباً 170 واٹرموٹر گاڑیاں مصروف عمل ہیں۔ اسٹیمر اور موٹر شپ میں ہر قسم کی سہولیات سے لیس بہترین ریسٹورینٹ ہیں۔

سویس پاس (Swiss Pass) لینے سے آپ پورے ملک میں جہاں بھی گھومنا چاہیں گھوم پھر سکتے ہیں۔اور یہ پاس 4,8,15 دنوں سے ایک ماہ تک کا ہوتا ہے۔ جو آپ اپنی مرضی کے مطابق خرید سکتے ہیں۔

Swiss Flexi Pass پندرہ دن کا ہوتا ہے جس کے ذریعہ آپ ان میں سے کسی بھی تین دن میں جہاں چاہیں گھوم پھر سکتے ہیں۔

Swiss Card آپکو بارڈر یا ایئرپورٹ سے آپکی متعلقہ منزل تک لانے اور لے جانے یعنی Return Travel کی مفت سہولت دیتا ہے۔اور آدھی قیمت پر اسکے ساتھ ایڈیشنل ہولی ڈے ٹرپوں کی سہولت دستیاب کرواتا ہے۔جبکہ فیملی کارڈ آپکو اوپر بیان کردہ کسی بھی کارڈ کے خریدنے پر مفت دیا جاتا ہے۔سوئزرلینڈ کی کل آبادی 7 ملین ہے۔ Surface ایئریا 41,293Km ہے۔

Dimensions نارتھ ساؤتھ 220Km ایسٹ ویسٹ 348 Km ہے۔ اسکا دار الحکومت برن ہے۔ یہاں پر جرمن زبان 64 فیصد، فرنچ 19 فیصد، اٹالین 8 فیصد رائٹورومانک 1 فیصد اور دوسری زبانیں 8 فیصد بولی جاتی ہیں۔ انگلش زبان انٹرنیشنل Business میں استعمال کی جاتی ہے۔مذہبی اعتبار سے Roman Catholic 46%، Protestant 40% اور دوسرے مذاہب 14% ہیں۔ یہاں کی سب سے اونچی چوٹی Mt.Dufoor یعنی Monte Rose Range Valais Canton ہے جس کی اونچائی 4634m ہے۔

یہاں 26 Cantons ہیں۔ سب سے نچلی جگہ Lake Maggiore 194m Tilino Canton ہے۔یہاں کل 1484 جھیلیں ہیں۔اور 140 گلیشیئرز ہیں۔ یہاں کی کرنسی کو Swiss Franc کہتے ہیں۔ یہاں بہت ہی خوبصورت دکانیں ہیں۔انگلش یہاں کی زیادہ دکانوں اور ڈیپارٹمنٹل اسٹوروں میں بولی جاتی ہے۔سوئزرلینڈ کی گھڑی خریدے بغیر واپس نہ آئیں۔ کیونکہ یہاں کی گھڑی خریدے بغیر آپکا سفر ادھورا ہوگا۔ یہاں بہترین قسم کی قیمتی گھڑیاں ملتی ہیں انکی قیمت دوسرے ممالک کی نسبت کم ہوتی ہے۔ یہاں Choclates مختلف اقسام میں اور مختلف شکلوں میں دستیاب ہیں۔اور مختلف ذائقوں میں ملتی ہیں۔ یہاں پر ٹیکسٹائیل، ایمبرائیڈری، بہترین قسم کے رومال، لائینز Precision instruments ڈرافٹنگ ٹیس، ملٹی بلیڈ پاکٹ نائیوز، میوزک باکس Ceramics, woodcarvings اور دوسری دستکاری کی اشیاء ایٹیکس اور آرٹس بک ملتی ہیں۔ یہاں دکانیں 9 بجے صبح کھلتی ہیں اور شام ساڑھے چھ بجے بند ہوتی ہیں یہ اوقات عام دنوں کے ہیں۔جبکہ ہفتہ کے دن انکے اوقات صبح نو بجے سے شام 4 بجے کا ہوتا ہے۔ ہفتے میں ایک بار یہ اپنی دکانوں کے اوقات رات 9 بجے تک بڑھا دیتے ہیں۔سوائے ایئرپورٹ، کچھ ریلوے اسٹیشنوں اور ہائی وے ریسٹشاپ کے سبھی دکانیں اتوار کے روز بند ہوتی ہیں۔ یہاں زیادہ گرمی، سردی یا Humidity نہیں ہوتی۔ جولائی اگست میں یہاں دن کا Temperature 18 سے 27°c ہوتا ہے۔ جبکہ جنوری فروری میں 1- سے 5° ہوتا ہے۔بہار اور خزاں کے موسم میں دن کا درجہ حرارت 8 سے 15°c

ہوتا ہے۔ یہاں بیشمار پرائیویٹ اسکول ہیں جو اعلیٰ معیار کے ہیں۔ امریکن اسکول اور کالج بورڈنگ اسکول، مینجمینٹ اسکول وغیرہ بطور نمونہ ذکر جاتے ہیں جو کہ وسیع سطح کے تعلیمی ادارے ہیں۔ اگر ہم اپنے قیام کے دوران یہاں غیر ملکوں کی زبان سیکھنا چاہیں تو بیشمار اسکول ہمیں مل جائیں گے جو صرف زبان سکھاتے ہیں۔ یہاں Hiking کا لوگوں میں بہت شوق ہے۔ یہاں Swiss Radio International ہے جو سوئزرلینڈ سمیت دنیا بھر کی خبریں نشر کرتا ہے یہ غیر ممالک کیلئے مختلف قسم کے پروگرام تیار کرتا ہے۔ Swisscom سوئزرلینڈ کی سب سے بڑی مواصلات کی کمپنی ہے۔ 12,500 پبلک ٹیلیفون بوتھ ریلوے اسٹیشنوں، ایئرپورٹس اور دوسری مختلف جگہوں پر لگائے گئے ہیں۔ سوئزرلینڈ ایک بہت ہی خوبصورت ملک ہے۔ اسے دیکھکر ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہم جنت میں گھوم رہے ہوں۔ جب میرا جہاز سوئزرلینڈ کے اوپر اڑ رہا تھا۔ تو اس وقت نیچے کا نظارہ بڑا ہی دلکش تھا۔ ایسے لگ رہا تھا کہ خدا نے تمام دنیا کی خوبصورتی اس ملک کو دے دی ہے۔ سوئزرلینڈ میں قیام کے دوران مجھے نیلی جھیلیں دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اروزاہ Arosa میں اوپر پہاڑوں سے ہوکر نیچے کو جھیلیں آتی ہوئی دیکھیں۔ پہاڑوں پر پندرہ سو سے دو ہزار فٹ کی بلندی پر ریسٹورینٹ بنے ہوئے دیکھنے کو ملے۔ اتنا ہی نہیں پہاڑوں پر سرنگیں بھی بنی ہوئی ہیں۔ سبھی سرنگیں تقریباً پہاڑ کی چوٹی تک پہنچی ہوئی دیکھیں۔ جہاں پر آپکی گاڑی تک جاسکتی ہے۔ ان پہاڑوں پر کیبل کاریں بھی چلتی دیکھی گئیں۔ ڈھائی ڈھائی سوفٹ لمبی Tunnels بھی بنی ہوئی دیکھنے کو ملیں۔ اگر سوئزرلینڈ کو پہاڑوں کا شہر کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ مجھے Zurich میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ یہ تین روزہ اجتماع مورخہ 16 جون کو Zurich میں شروع ہوا اور 18 جون کو اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کا انعقاد کیلئے ایک حال کرائے پر لیا گیا تھا۔ لجنہ کی طرف سے اس موقعہ پر بہترین طریقے سے ہر طرح کے انتظامات کئے گئے تھے۔ بہترین کھانے پینے کے انتظامات لجنہ نے کئے ہوئے تھے۔ اسی طرح تین روزہ جلسہ سالانہ کا بھی انعقاد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ 29 جون سے یکم جولائی تک جاری رہا۔ جسمیں بھاری تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر محفل سوال جواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔ جسمیں لوگوں نے بہت دلچسپی دکھائی۔

میرا جہاز نئی دہلی سے 28 مئی کو رات 3 بجے Zurich کیلئے روانہ ہوا تھا۔ جو کہ 1/2 2 بجے دوپہر سوئزرلینڈ اترا۔ اس ملک کے اندر داخل ہوتے ہی مجھے سرسوں کے کھیت، ان میں پیلے پیلے پھول، چیری کے درخت، اخروٹ کے درخت دیکھ کر بڑا مزہ آرہا تھا۔ مجھے وہاں انگور سٹرابری کے پیڑ پودھے اکثر دیکھنے کو ملے۔

یہاں ایک بڑی ہی دلچسپ بات کا ذکر کرنا میں ضروری سمجھتی ہوں وہ یہ کہ یہاں کی گورنمنٹ تین ماہ کیلئے بھینسوں کو پہاڑوں پر لیجاتی ہے تاکہ مویشیوں کو نیا اور صحت مند ماحول میسر آسکے۔ یہاں کے مکان بھی بہت ہی خوبصورت ہوتے ہیں۔ یہ مکان خوبصورت پتھروں ولکڑی سے بنائے جاتے ہیں۔ یہاں بڑے ہی خوبصورت ہر قسم کے پھول پائے جاتے ہیں۔ ان پھولوں سے کئی قسم کی ادویات بنتی ہیں۔ یہاں برف بھی کافی پڑتی ہے یہاں کے لوگوں کی ایک بہت ہی اچھی عادت ہے کہ ہر جانے انجانے مرد ہو یا عورت یا پھر بچے سبکو وہ از خود سلام کہتے ہیں۔ سلام کو وہ Shao لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں سے ایک واقعہ کا ذکر کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔ وہ یہ کہ ایک سال قبل سویٹزرلینڈ کے جناب محبوب الحق صاحب نے ایک خواب دیکھا کہ فیصل برگ کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ اچانک ہی مئی جون ماہ میں فیصل برگ کہ پہاڑ ٹوٹنے لگے۔ انہی پہاڑوں کے پاس آپکا ایک باغ تھا۔ اس کے پاس ہی انکی ایک پڑوسن رہتی

تھی۔ جو انہیں ہمیشہ تنگ کیا کرتی تھی۔ وہ انہیں کہتی تھی کہ آپ اپنے باغ کا راستہ دوسری طرف کریں۔ پر یہ محض خدا کا فضل ہے کہ خدا تعالیٰ نے محبوب الحق صاحب کے باغ کو محفوظ رکھا اور جو پڑوسن عورت آپکا راستہ بند کروانا چاہتی تھی اس عورت کے باغ کا راستہ بند ہو گیا۔ ایک بہت بڑا پتھر اس عورت کے راستہ میں آ گیا۔ جسے کسی بھی صورت میں کسی بھی طرح سے ہٹایا ہی نہیں جا سکتا تھا۔ جبکہ آپکا کچھ بھی نقصان نہیں ہوا۔ ان پہاڑوں کے ٹوٹنے کی خبر اخبارات و ٹیلی ویژن میں بڑی اہمیت کیساتھ شائع ہوتی رہی۔ کئی ٹیمیں بذریعہ ہیلی کاپٹر ان پہاڑوں کے ٹوٹنے کو دیکھنے آئیں کہ قدرت نے کیسا کھیل کھیلا ہے۔ یہ ایک خواب تھا جو ایک سال قبل آپکو آیا اور خدا تعالیٰ نے اسے سچا کر دکھایا اور آپکا رتی بھر کا بھی نقصان نہیں ہوا۔ محبوب الحق صاحب کا کہنا ہے کہ میں کسی سے بھی نہیں لڑتا کیونکہ میں اسلام کو مانتا ہوں۔ میں صبر و تحمل سے کام لیتا ہوں۔ اسلئے میں نے اپنی پڑوسن کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیا اور میرے خدا نے میری صداقت کا ایک عظیم الشان نشان دکھلا دیا۔ اس سے قبل سوئٹزرلینڈ میں پہاڑ ایک سو سال قبل ٹوٹے تھے۔

سوئٹزرلینڈ میں ٹرینیں، شپس اور بسیں چلتی ہیں۔ سائیکلیں بھی یہاں کے لوگ خوب چلاتے ہیں۔ گھوڑ سواری کا یہاں کے لوگوں کو بہت شوق ہے۔ زیادہ تر لوگ گھوڑ سواری شام کے وقت کرتے ہیں۔ سکیٹنگ کرنا بھی انکے شوقوں میں شامل ہے۔ یہاں کے لوگ قطعاً چوری یا دھوکہ بازی نہیں کرتے ہیں۔ یہاں پر بیشمار چرچ موجود ہیں۔ یہاں پر بہت یہودی بھی ہیں۔ سوئٹزرلینڈ جسکی کیپٹیل برن ہے۔ یہاں دنیا بھر کے سیاح خصوصاً نوجوان سیاح بھاری تعداد میں آتے ہیں۔ یہاں کی ایک اونچی چوٹی Methay Haten کافی مشہور چوٹی ہے۔ یہاں جو لوگ مکان بناتے ہیں اس میں نیچے تہہ خانہ بھی بناتے ہیں۔ گھروں میں شیروں کی کھالیں، ہرنوں کے سینگ اپنے کمروں میں سجاوٹ کے طور پر لگاتے ہیں۔ یہاں کی آب و ہوا بہت ہی صاف ستھری اور صحت افزا ہے۔ لوگ چست درست اور صحت مند ہوتے ہیں یہاں کا سوِس بنک کافی مشہور ہے۔ Swiss Bank میں اکاؤنٹ ہونا دوسرے ممالک کے لوگوں کیلئے باعث فخر بات ہوتی ہے۔ کل ملا کر سوئٹزرلینڈ ایک ایسا ملک ہے جہاں دنیا بھر کی خوبصورت سرزمین میں خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو بہت ہی پاک صاف اور باہری و اندرونی خوبصورتی سے مالا مال احمدی عطا کئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ یہاں بھی خدا تعالیٰ ریت کے ذروں کیطرح احمدیت پھیلائے آمین۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

طالب دُعا۔

AHMAD-FRUIT-AGENCY

Commision & Forwarding
Agents
ASNOOR(KULGAM)
KASHMIR

ارشاد نبوی ﷺ

﴿الصلوۃ معراج المومنین﴾
"نماز مومنوں کی ترقی کا ذریعہ ہے"

ذرا سنئے تو!!

بولنے والی مینا

دفتر جاتے وقت ایک صاحب نے ایک عجیب وغریب بولتی مینا بکتی دیکھی۔ انہوں نے پانچ سو روپے میں اسے خرید لیا اور چپراسی کے ہاتھ اسے گھر بھجوا دیا۔ ادھر ان کی بیوی بازار جاتے وقت ملازمہ کو ہدایت کر گئی تھی کہ وہ دوپہر کو کھانے کے لئے بازار سے کوئی پرندہ بھجوائے گی۔ ملازمہ اسے ذبح کر کے پکا ڈالے۔ چنانچہ جب چپراسی نے مینا ملازمہ کے حوالہ کی تو ملازمہ نے فوراً اسے پکانے کا اہتمام کر ڈالا۔ حادثے کا علم جب ان صاحب کو ہوا تو وہ خادمہ پر برس پڑے۔ ''جانتی ہو وہ کیسی کمال کی مینا تھی۔ دس دس زبانیں بول سکتی تھی۔''

ملازمہ بولی۔ ''تو پھر اس احمق نے مجھ سے کچھ کیوں نہیں کہا۔

ہوشیاری

ایک آدمی نے ایک بچے سے پوچھا ''اگر تم یہ بتا دو کہ خدا کہاں ہے تو میں تمہیں ایک اشرفی بطور انعام دوں گا۔

لڑکا فوراً سمجھ گیا اور اس نے بڑی ہوشیاری سے جواب دیا کہ ''اگر تم مجھے یہ بتا دو کہ کہاں خدا نہیں ہے تو میں تمہیں دو اشرفیاں انعام دوں گا۔''

زہر

مشہور سیاست دان لائیڈ جارج ایک جلسے میں تقریر کر رہے تھے کہ اچانک ان کی تقریر سے بور ہو کر ایک خاتون اٹھ کر کھڑی ہوئیں اور بولیں۔ ''اگر تم میرے شوہر ہوتے تو میں تمہیں زہر دے دیتی۔

لائیڈ جارج پہلے تو متحیر ہوئے پھر فوراً بولے ''محترمہ اگر آپ میری بیوی ہوتیں تو میں خود ہی زہر کھا لیتا۔''

ڈر

بیٹا باپ سے۔ ''ابا جان آپ شیر سے ڈرتے ہیں؟

باپ۔ ''نہیں۔''

بیٹا۔ ''ہاتھی سے یا سانپ سے؟''

باپ۔ ''نہیں۔''

بیٹا۔ ''اور امی جان سے؟''

باپ۔ ''نہیں۔ لیکن یہ بات اپنی امی کو مت بتا دینا۔''

شاک

ویٹر۔ ''سر! ہمارے ریستوران میں جدید ترین کچن موجود ہے۔ ہر چیز بجلی سے پکائی جاتی ہے۔''

گاہک۔ ''بہت خوب! ذرا اس تکّے کو دو تین شاک اور لگوا لانا۔''

امید

خاتون نے آم والے کو آواز دیکر بلایا اور دیر تک بھاؤ تاؤ کرتی رہیں جب قیمت پر مفاہمت ہوگئی اور وہ آم تولنے لگا تو خاتون نے نہایت افسوس سے کہا میں اس وقت آم نہیں خرید سکوں گی دراصل مجھے ابھی ابھی خیال آیا ہے کہ میرے پاس اس وقت پیسے نہیں ہیں۔ آم والا سمجھ گیا کہ خاتون کو آم پسند نہیں ہیں اس نے ایک آم خاتون کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''اگر آپ کے پاس پیسے نہیں ہیں تو پھر دے دیجئے گا میں روز ادھر سے گزرتا ہوں آم میٹھے ہیں۔''

وہ خاتون آم خریدنے پر رضامند ہوگئیں مگر آم چکھنے سے انکار کر دیا اور کہا ''میں روزے سے ہوں چکھ نہیں سکتی۔'' آم والے نے حیرت سے کہا مگر آج کل تو رمضان نہیں ہے۔

خاتون نے جواب دیا۔ ''دراصل کئی سال پہلے میرا روزہ قضا ہو گیا تھا اب اس کا قرضہ چکا رہی ہوں۔''

آم والے نے اپنا ٹھیلہ آگے ڈھکیلتے ہوئے کہا ''بی بی جی! جب آپ نے خدا کے قرض کو چکا دینے میں اتنی دیر کر دی ہے تو میں آپ سے اپنے پیسے کی ادائگی کی کیا امید رکھوں؟''

تفہیم

ایک امریکی صحافی ایک انگریز مصنف کا انٹرویو لے رہا تھا۔ بات چیت کے دوران اس نے اپنے پاؤں میز پر رکھ دئے لیکن فوراً ہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوگیا۔ اس نے انگریز مصنف سے کہا۔ ''میں معافی چاہتا ہوں۔ امید ہے آپ نے برا نہیں مانا ہوگا۔

''ارے بالکل نہیں، آپ اپنے چاروں پاؤں میز پر رکھ سکتے ہیں'' انگریز نے نہایت نرمی سے جواب دیا۔

(ادارہ)

ضمانت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ان لوگوں سے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے فرمایا۔ ''تم لوگ مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں۔'' لوگوں نے پوچھا۔ ''اے اللہ کے رسول! وہ چھ باتیں کیا ہیں؟''

آپ نے فرمایا وہ یہ ہیں:--

۱۔ نماز پڑھنا۔ ۲۔ زکوٰۃ دینا۔ ۳۔ امانت میں خیانت نہ کرنا۔ ۴۔ شرم گاہ ۵۔ پیٹ اور ۶۔ زبان کی حفاظت و نگرانی کرنا۔

(ترغیب بحوالہ تبرانی منقول از رسالہ نور)

MANUFACTURERS.
EXPORTERS & IMPORTERS
OF
ALL KINDS OF FASHION
LEATHER

janic eximp

16D, TOPLA 2nd LANE KOLKATA-39

PH: 91-33-3440150
MOB: 098310 75426
FAX: 91-33-344 0150
E-mail: janiceximp@usa.net

جانوروں کی دنیا

(وسیم احمد ڈار آسنور (نور آباد))

ماہرین حیاتیات (Bio-Logists) نے جاندار اشیاء کو دو گروہوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ ایک حصہ جانور کی دنیا اور دوسرا حصہ پودوں کی دنیا کہلاتی ہے۔

جانوروں اور پودوں میں فرق

پودے ایک ہی جگہ کھڑے رہتے ہیں اور وہیں سے ادھر اُدھر پھیلتے اور بڑھتے ہیں اور عموماً سبز رنگ کے ہوتے ہیں جبکہ جانور اپنی طاقت اور قوت کے سہارے حرکت کرتے ہیں۔ لیکن بعض خورد بینی پودے جیسے (الجیا) Algea بھی اپنے ــــــ بالوں کے سہارے حرکت کرتے ہیں۔ جانور پودوں کو کھاتے ہیں یا دوسرے ایسے جانوروں کو جن کی خوراک پودے ہوتے ہیں جبکہ پودے اپنی خوراک خود حاصل کرتے ہیں۔ تاہم ایسے پودے بھی پائے جاتے ہیں جو حشرات الارض کو اپنی خوراک بناتے ہیں۔

جانور اپنی انواع اور اقسام میں (پودوں سے کہیں) زیادہ ہیں۔ ماہرین حیاتیات اب تک جانوروں کی دس لاکھ سے زاید اقسام کو دریافت کر چکے ہیں۔ جبکہ پودوں کی اس سے صرف ایک تہائی قسمیں دریافت ہو سکی ہیں۔ جانوروں کی اقسام ایک یک خلیاتی امیبا سے لے کر تین میٹر لمبی اور ۱۵۳ ٹن وزنی نیلی وسہیل تک پھیلی ہوئی ہیں۔ جانور دنیا کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ گہرے سمندروں سے لے کر بلند بالا عظیم الشان پہاڑوں تک جانور شدید سردی علاقوں اور شدید گرمی علاقوں اور صحراؤں میں بھی پائے جاتے ہیں۔

جانوروں اور پودوں میں ایک اہم فرق یہ ہے کہ جانور چند مخصوص حسین رکھتے ہیں جیسے سونگھنے کی چکھنے کی اور محسوس کرنے کی جبکہ پودے عموماً ان سے محروم ہوتے ہیں وہ اپنے ماحول میں ہونے والے واقعات سے متاثر ہوتے ہیں اور شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہیں اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ عصابی نظام رکھتے ہیں اور نتیجتاً وہ خطرات سے بچ سکتے ہیں اور اپنی خوراک کو تلاش کر سکتے ہیں۔ جب موسم بدلتے ہیں یا قدرتی آفات آتی ہے یا سیلاب آتا ہے تو یہ اس سے اپنی ان حصوں کی بدولت بچ جاتے ہیں اور بقاء کی جنگ بہتر طور پر لڑ سکتے ہیں جانوروں میں یہ خصوصیات ایک لمبے ارتقاء کے بعد پیدا ہوئی ہیں۔ لیکن اس تنوع کے باوجود اکثر جانور یکساں خصوصیات رکھتے ہیں اور ماہرین حیاتیات ان خصوصیات کی بناء پر ان کی مختلف اقسام کی گروہ بندی کرتے ہیں جتنے وہ باہم مشابہ ہوں گے اتنی ہی آسان درجہ بندی ہوگی اسطرح سے مختلف اقسام کو ایک جنس میں راجہ بند کیا جاتا ہے۔ اور کئی درجے مل کر ایک گروہ بناتے ہیں اور وہ گروہ پھر مختلف درجات میں تقسیم ہوتے ہیں۔ اور مختلف درجات ایک ایک Class بناتے ہیں اور مختلف Classes ایک Phylum بناتی ہیں اور Arthopoda ہے جو حشرات الارض کا گروپ ہے۔ اور اس میں دس لاکھ سے زاید اقسام پائے جاتے ہیں۔ جو

جانوروں کی معلوم اقسام کا ۳/۴ ہیں۔ ایک اور اہم گروپ Mollucus ہے۔ اس میں گھونگے سیپیاں اور اسی قبیل کے دوسرے جانور ہیں جن کے بیرونی خول سخت ہوتے ہیں تا ہم بعض Mollusca مکمل طور پر جسم رکھتے ہیں اوران کا کوئی خول نہیں ہوتا جیسے اکٹوپس (Octopus) وغیرہ۔

غالباً سب میں زیادہ اہمیت رکھنے والا گروپ C.Hrodata ہے یہ گروپ ربڑھ کی ہڈی (back bone) رکھنے والے جانوروں پر مشتمل ہے۔ اس میں مچھلیا، رینگنے والے جانور اور ممالیا (Mammlas) جانور شامل ہیں اور ممالیا جانوروں میں سب سے زیادہ ترقی یافتے اور سیدھی ریڑھ کی ہڈی رکھنے والا جانور انسان ہے اور تمام جانورں میں کامیاب ترین جاندار ہے۔

اقوال زرّیں

1. وقت ضائع کرتے وقت یہ یادرکھو کہ وقت بھی تم کو ضائع کر رہا ہے۔
2. ماں ایک ایسی خوشبو ہے جس سے سارا جہاں مہکتا ہے۔
3. اللہ تعالیٰ پر ایمان کا اقرار دل اور زبان سے ہوتا ہے اور اس کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے۔
4. نماز جنت کی کنجی ہے اور پاکیزگی نماز کی کنجی ہے۔
5. علم ایک ایسا چراغ ہے جس سے بہت سے چراغ روشن ہوتے ہیں۔
6. نعمت کا ملنا ایک آزمائش ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہو یا ناشکری کرتے ہو۔
7. تین چیزیں دوستی بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ ایک سلام کرنا۔ دوسروں کیلئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔ مخاطب کو شیریں نام سے پکارنا۔
8. اگر اپنے راز کو چھپانا چاہتے ہو تو دوسروں کے راز کو پوشیدہ رکھو۔
9. عورت کی زندگی کی کامیابی اس کے شوہر کی رضامندی ہے۔
10. ہمیشہ بادلوں کی طرح رہو جو پھولوں کے ساتھ ساتھ کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔

طاہر احمد منڈوبل (کشمیر)

باتوں سے خوشبو آئے

(مرسلہ: طاہر احمد بیگ)

☆ کوشش اور محنت سے انسان کے اخلاق تبدیل ہو سکتے ہیں۔

☆ عمل سے علم زندہ رہتا ہے نہ کہ محض حافظہ سے۔

☆ بیوی اور بچوں کی تربیت کرنا قوم کی تربیت ہے۔

☆ بدترین چور وہ ہے جو اپنی نمازوں کی چوری کرے۔

☆ بے وقوف کے ہاتھوں پیغام بھجوانا اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنے کے مترادف ہے۔

☆ دوستی کی علامت تین اشیاء ہیں۔ دریا کی مانند سخاوت، سورج کی طرح شفقت اور زمین کی سی تواضع۔

☆ انسان کی زبان دل کی ترجمان اور چہرہ دل کا آئینہ ہے۔

☆ دوست وہ ہے جو تنہائی میں عیب بتائے اور غیر موجودگی میں تعریف کرے اور مصیبت کے وقت مدد کرے۔

☆ اچھے اخلاق اور شیریں کلام والے سے خود بخود محبت ہو جاتی ہے۔

حقوق العباد

مسرت زرین فضل، سیکرٹری تعلیم وتربیت لجنہ اماءاللہ سوروب، کرناٹک

خلقتِ اِنس میں ہے اُنس ومحبت کا خمیر
گر محبت نہیں بیکار ہے انسان ہونا

اسلامی معاشرہ کی تکمیل میں باہمی میل و ملاقات ہمدردی و اخوت کو بہت زیادہ دخل ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما المومنون اخوۃ (سورۃ الحجرات) یعنی تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلئے آپس میں ایسے روابط رکھنے چاہئیں جن سے برائیوں کا سب باب ہو سکے اور اسلامی معاشرہ کی اشاعت ہو سکے۔ قارئین کرام! سنت نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے حقوق العباد کے موضوع پر کچھ روشنی ڈالی جا رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق امت کو ہدایت ونصائح فرمائے ہیں یہ زریں نصائح زندگی کے ہر میدان میں ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت ابوزرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔ حضرت مسیح موعو علیہ السلام فرماتے ہیں اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ نیکی کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کروگے تو اسلام کے سچے وصایا اسے کیسے پہنچاؤ گے خدا اسکا رب ہے ہاں مسلمانوں کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ہمدردی کرو۔ (ملفوظات جلد 6)

حقوق العباد میں سب سے پہلے ماں باپ کا حق آتا ہے ماں باپ جو بغیر کسی معاوضہ کے اولاد کی تربیت و پرورش کرتے ہیں اسی طرح بچے بھی بڑے ہو کر بغیر کسی احسان جتائے انکی خدمت اور اطاعت کریں۔

اسکے بعد رشتہ داروں کے حقوق آتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے تمہارے رشتہ دار آخر تمہارے اولوالارحام ہی ہیں اس لئے انکی دلداری نیک سلوک اور مدد دوسروں سے زیادہ چاہئے۔

حدیث شریف میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ میں چاہتا ہوں کے اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم کرے تو آپ نے فرمایا اپنے نفس پر رحم کرو اور مخلوق خدا پر رحم کرو خصوصاً اپنے سے کمتر اور چھوٹوں سے رحم وشفقت سے پیش آؤ خدا تعالیٰ تم پر رحم کریگا۔

معزز قارئین! جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دس شرائط رکھے جسے شرائط بیعت کہتے ہیں اس میں سے چوتھی اور نویں شرائط ملاحظہ فرمائیں۔

آپ فرماتے ہیں عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ اور کسی طرح سے۔ نویں شرط ہے عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائیگا۔ (ازالہ اوہام صفحہ 348)

حقوق العباد میں خاص طور پر ہمسایہ کا حق زیادہ ہے حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص مومن نہیں۔ وہ شخص مومن نہیں۔ وہ شخص مومن نہیں۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کون مومن نہیں آپؐ نے فرمایا جسکا ہمسایہ اسکی دکھ دہی اور ایذا رسانی سے محفوظ نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے جبرائیل مجھے ہمیشہ پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آ رہا ہے۔ یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہیں وہ اسے وارث ہی نہ بنا دے۔

ہمسایہ کے لئے مومن کے دل میں ایسے ہی محبت اور ہمدردی کے جذبات ہونے چاہئیں جس طرح اپنے قریبی رشتہ داروں کیلئے رکھتا ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم کو علم ہے کہ ہمسایہ کا کیا حق ہے صحابہ نے عرض کیا خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا ہمسایہ کے یہ حقوق ہیں۔

اگر وہ تم سے کسی مدد کا طالب ہو تو اسکی مدد کرو۔ اگر وہ ضرورت مند ہو تو اسکی ضرورت کو پورا کرو۔ اگر تم سے قرض کی خواہش کرے تو اسے قرض دو۔ اگر وفات پا جائے تو اسکے جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ اسکی خوشی کی تقریب میں اسکو مبارکباد پیش کرو۔ اسکی مصیبت میں اسکو تسلی دو۔ اگر موسم کا نیا پھل خریدو تو اسے بھی ھدیۃً پیش کرو اگر نہ بھیج سکو تو پوشیدہ ہو کر کھاؤ اور تمہارے بچے اس پھل کو لیکر باہر نہ نکلیں کے اس طریق سے پڑوسی کے بچے نہ ملنے پر تکلیف محسوس کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

بیماری کی عیادت بھی حقوق العباد میں داخل ہیں۔ بیمار کی عیادت کرنے میں دوست دشمن مومن کافر کسی کی تخصیص نہیں کرنی چاہئے۔ خواہ انسان کا تعلق کسی بھی عقیدہ کے ساتھ ہو انکے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی رکھنا مومن کا فرض ہے۔ عیادت ایک دفعہ ہی نہ کی جائے بلکہ جہاں تک ہو سکے بیمار کی تیمارداری اور مزاج پرسی کے لئے دوبارہ جایا جائے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے جاتے تو اپنا دایاں ہاتھ اسکے سر پر پھیرتے اور تسلی دیتے۔

تعزیت بھی حقوق العباد کا ایک حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر ایک شخص فوت ہو جائے تو حتی الوسع سب جماعت کو اسکے جنازہ میں شامل ہونا چاہئے۔ اور ہمسایا اور رشتہ داروں سے ہمدردی کرنی چاہئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ جاتا تو کھڑے ہو جاتے تھے۔ بخاری حدیث میں روایت ہے کہ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جنازہ کے ساتھ جاؤ۔ ورنہ کم از کم کھڑے ہو جاؤ اور اس وقت تک کھڑے رہو جب تک جنازہ سامنے سے گذر نہ جائے۔ پس یہ تمام باتیں حقوق العباد میں داخل ہیں۔ پس موجودہ حالات کے پیش نظر ہمیں چاہئے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی سے پیش آئیں اور ہمارے بزرگوں کی بتائی ہوئی تعلیمات پر عمل کرنے والے ہوں تا کہ خدا تعالیٰ ہم سے راضی ہو۔ آمین

درخواست دُعا

الحمد للہ خاکسار کے بھانجے عزیزم احسان اختر ابن مکرم جلیل اختر صاحب برہپورہ بھاگلپور کا داخلہ کرو کشیتر انجینیئرنگ کالج میں ہو گیا ہے۔ تعلیم میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز بھائی جلیل اختر صاحب کی صحت وسلامتی و بھانجی غزالہ کے بہتر رشتہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ علاوہ ازیں خاکسار کو اولاد کی نعمت عطا ہونے کے لئے بھی درخواست دعا

نصر الحق ﴿سرکل انچارج احمدیہ مسلم مشن ہوشیار پور۔ پنجاب﴾

اخبار مجالس

مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

خدمت خلق: الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد خدمت خلق کے میدان میں سرگرم عمل ہے۔ خدام الاحمدیہ کے ایک خادم مکرم مخدوم احمد صاحب نے اپنی کمپنی MCR کے ذریعہ عید الاضحیہ کے موقع پر مفت Mineral Water کا انتظام مسجد مؤمن منزل میں کیا۔ علاوہ ازیں عید الاضحیہ کے مبارک موقع پر خدام الاحمدیہ کے ممبران نے چار بکرے اور ایک گائے کی قربانی کی سعادت پائی۔ قربانی کا گوشت غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح مکرم تنویر احمد صاحب قائد مجلس نے ایک خاتون کو پورے ماہ کا پکوان (خورد و نوشت) کا سامان خرید کر ان کی مدد کی گئی۔

شعبہ تبلیغ: ماہ فروری کی 3، 10 اور 17 تاریخ کو حسب سابق مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی جانب سے بک سٹال لگا کر سینکڑوں احباب تک تبلیغ حق کا پیغام پہنچایا گیا۔ انفرادی طور پر بھی سبھی خدام اس میدان میں مصروف عمل ہیں۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ: مورخہ ۱۷ رفروری مکرم مولانا محمدؐ کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید بیرون وصدر مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت مسجد احمدیہ مؤمن منزل میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر مکرم صوبائی امیر صاحب آندھرا اور مکرم امیر صاحب سکندر آباد بھی موجود تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم احمد عبد الستار صاحب نے متن پیشگوئی مصلح موعود پڑھ کر سُنایا۔ مکرم سید طفیل احمد صاحب شہباز مبلغ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کی قرآن مجید سے محبت اور توکل علی اللہ کے موضوع پر نہایت دلنشیں انداز میں سیر کن تقریر فرمائی۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے پُر معارف خطاب سے نوازا اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا۔

وقار عمل: مورخہ ۱۰ رفروری کو عید الاضحیہ کی مناسبت سے ایک مثالی وقار عمل ہوا جس میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال نے حصہ لیا۔ مسجد احمدیہ افضل گنج کی جملہ تین منازل کی مکمل دُھلائی کی گئی۔ اسی طرح مسجد سے ملحق باتھ روم کی بھی مکمل صفائی کی گئی۔ اسی طرح مورخہ ۲۲ رفروری کو عید گاہ کی صفائی اور تزئین نیز شامیانے اور دریاں بچھانے کے سلسلہ میں بھی وقار عمل منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

مجلس خدام الاحمدیہ شورت کشمیر

جلسہ یوم مصلح موعودؓ: مورخہ ۲۰ رفروری بروز بدھ مکرم عبد العزیز ڈار صاحب صدر جماعت احمدیہ شورت کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوا۔ جس میں بہت سے خدام و اطفال نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر نہایت عمدہ رنگ میں تقریریں کیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بالسو (کشمیر)

مورخہ ۲۰ رفروری کو زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد عمل میں لایا گیا جس کی صدارت مکرم بشیر احمد صاحب نے کی تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد خدام و اطفال دہرایا گیا۔ اس کے بعد خدام نے مختلف موضوعات پر اپنے اپنے

رنگ میں عمدہ روشنی ڈالی۔دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ شموگہ

تربیتی اجلاس: مورخہ ۱۷؍فروری مجلس خدام الاحمدیہ نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید منان احمد صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔مکرم مولوی سید شکر اللہ صاحب نے خدام کو قیمتی اور زرّیں نصائح سے نوازا۔دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ: مورخہ ۲۰؍فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ نے جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا۔جس میں خدام نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔اس مبارک موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ نے تمام حاضرین میں شیرینی بھی تقسیم کی۔

اریڈاپلی میں عید کی تقریب

مکرم عبدالمناف صاحب بنگالی معلم وقف جدید مقیم اریڈاپلی آندھرا تحریر فرماتے ہیں کہ عید الاضحیہ کی تقریب مسجد الھدیٰ اریڈاپلی میں شاندار طریق پر منائی گئی۔مسجد کے سامنے ہی ایک خوبصورت پنڈال نصب کیا گیا تھا۔ جہاں پر 110 افراد اور 40 خواتین نے عید کی نماز ادا کی اور خطبہ سنا۔ خطبہ میں مکرم عبد المناف صاحب موصوف نے حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی قربانیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے قربانی کے فلسفہ پر روشنی ڈالی۔ شام 7 بجے ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ 20 معزز ہندو صاحبان بھی شریک ہوئے۔(ادارہ)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ: الحمدللہ مجلس خدام الاحمدیہ بھدرواہ کے زیر اہتمام ۲۰؍فروری ۲۰۰۲ء کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے انٹرنیشنل بک سٹال لگایا گیا۔اسی طرح مسجد کو خوبصورت اور دل آویز بینیرز سے سجایا گیا۔اس بک سٹال کے ذریعہ متعدد کتب و لٹریچر وغیر احمدی احباب میں تقسیم کئے گئے۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی توفیق ملی۔اللہ تعالیٰ اس کے بہتر اور دور رس نتائج عطا فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد

خدا کے فضل سے مورخہ ۲۰؍فروری کو مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں لایا۔ جلسہ کی صدارت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نے فرمائی۔تلاوت قرآن کریم کے بعد ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے ''نظم ہوئی۔اس کے بعد درج ذیل عناوین پر مقررین نے روشنی ڈالی 'کلید فتح وظفر' 'خلافت ثانیہ کا دور' اور خدمت خلق 'مصلح موعودؓ کے تنظیمی کارنامے'۔آخری تقریر مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ عثمان آباد نے نوجوانان احمدیت کے نام پیغام مصلح موعود پڑھ کر سُنایا۔

آخر میں صدارتی خطاب و دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ایک روزہ دعوۃ الی اللہ ٹریننگ کیمپ

مریا کنی کیرلہ ۱۷؍فروری ۲۰۰۲ء PALAKKADU زونل تبلیغی کمیٹی کے زیر اہتمام ایک روزہ Training Camp

کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں وفات مسیح، اجرائے نبوت، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسے اہم مضامین پر محترم مولوی ٹی۔ایم۔محمد صاحب نے کلاس لی۔ 18 داعیان الی اللہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

سراج المنیر قائد خدام الاحمدیہ الانلور

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز

مورخہ ۲۰ رفروری کو مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے زیر اہتمام مکرم فرمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت یوم مصلح موعودؓ منایا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم اکرم صاحب قائد مجلس نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف کارناموں پو مقررین نے تقریریں کیں۔ خاکسار نے حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن مجید کے بارہ میں کچھ روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب و دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔

(سیف اللہ خان معلم سلسلہ احمدیہ موسیٰ بنی مائنز)

پندرھواں عالمی کتاب میلہ نئی دہلی ۲۰۰۲ء میں

جماعت احمدیہ کا بک سٹال

ہندوستان کے دار الحکومت نئی دہلی کے پرگتی میدان میں منعقدہ پندرھویں عالمی کتاب میلہ میں ہمیشہ کی طرح امسال بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے اسٹال لگایا گیا۔ یہ کتاب میلہ ۲۸ رجنوری تا ۳ رفروری ۲۰۰۲ء منعقد کیا گیا۔ سرکاری اعلان کے مطابق تقریباً دس لاکھ لوگ اس کتاب میلہ کو دیکھنے کے لئے آئے۔ الحمد للہ جماعت کے اسٹال میں بھی کئی ہزار لوگ آئے۔ اردو، ہندی اور انگریزی کے لگ بھگ دو ہزار لٹریچر اور 200 کے قریب کتابیں مفت تقسیم کی گئیں۔ جس میں "عقائد احمدیت" بھی شامل ہے۔ اسٹال میں چالیس زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم رکھے گئے تھے اور اردو، ہندی، انگریزی، عربی اور فارسی کے لگ بھگ دو صد مختلف کُتب فروخت کے لئے رکھی گئی تھیں۔ کم و بیش گیارہ ہزار روپے کی جماعتی کتب فروخت ہوئیں۔

خدام الاحمدیہ دہلی کے تمام ممبران نے خاص دلچسپی لیتے ہوئے اسٹال میں باری باری ڈیوٹی دی۔ مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ انچارج دہلی تمام دن سٹال میں موجود رہے اور متعدد افراد کو پیغام حق پہنچایا۔ اور تبلیغی گفتگو کی۔ مکرم صدر صاحب اور نائب صدر صاحب جماعت احمدیہ دہلی نے بھی بھرپور تعاون دیا۔ اور اسٹال پر بھی تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور محض اپنے فضل سے اس کا بہتر نتیجہ برآمد فرمائے۔ آمین

(داؤد احمد سیکریٹری اشاعت جماعت احمدیہ دہلی)

درخواست دعا

مکرم راجہ وسیم احمد صاحب لون ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ آسنور بہتر روزگار ملنے کے لئے اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے نیز دلی تمناؤں کے پورا ہونے کے لئے تمام قارئین مشکوٰۃ سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ (نثار احمد کامل)

ایمان اور خدمت

"جسقدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۰)

پہلی بار جماعت احمدیہ جے پور راجستھان کی جانب سے احمدیہ بک اسٹال کا انعقاد

الحمد للہ ثم الحمد للہ۔ جماعت احمدیہ جے پور کو پہلی بار صوبہ راجستھان کے جے پور شہر میں احمدیہ بک اسٹال لگانے کی توفیق ملی جو کہ National Book Fare کی جانب سے منعقد کیا گیا تھا۔ جس میں ہندوستان کے مختلف علاقوں مثلاً دہلی، لکھنؤ، پٹنا حیدرآباد اور جے پور وغیرہ کے مشہور Book Publishers نے شرکت کی تھی۔

ہمارا بک اسٹال (احمدیہ بک اسٹال) ۱ ردسمبر سے ۹ دسمبر ۲۰۰۱ء تک رہا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزانہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا ہمارے بک اسٹال پر آنا جانا رہا۔ لوگوں نے بڑی دلچسپی اور ذوق وشوق سے کتابیں خریدیں اور قرآن شریک (مختلف زبانوں میں) کا ہدیہ عطا کیا۔ جہاں مسلمانوں نے ہماری کتب تعصب یا غلط باتوں کو ڈھونڈنے کے لئے خریدیں وہیں پڑھے لکھے مسلمانوں کے علاوہ ہندو، جین اور عیسائیوں نے اسلام اور احمدیت کی حقیقت جاننے کے لئے کتب خریدیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر فری تقسیم کیا گیا۔ مکرم مولوی میر عبد الحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ سرکل انچارج جے پور و معلمین کرام اور جے پور کے خدام نے بک اسٹال لگانے میں بھرپور تعاون کیا اور بک اسٹال پر آئے لوگوں کے سوالات کا تسلی بخش جواب دیا۔

(شریف احمد فاروقی قائد علاقائی راجستھان)

خلاصہ رپورٹ ناصر آباد کشمیر

مکرم امتیاز احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ تحریر کرتے ہیں:

دوران ماہ ستمبر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام دو تربیتی اجلاسات منعقد کئے گئے جس میں نماز کی پابندی اور اسلامی شعار اپنانے کے سلسلہ میں خدام کو نصائح کی گئیں اسی طرح اسی ماہ خدام نے ایک مثالی وقار عمل میں حصہ لیتے ہوئے تین دن تک مسجد کی سلیب (چھت) ڈالنے کے سلسلہ میں نہایت جوش و خروش کے ساتھ کام کیا علاوہ ازیں اسی ماہ میں تربیتی اجلاسات کا انعقاد ہوتا رہا جس میں خدام و اطفال اور انصار بزرگان نے بھی کثرت کے ساتھ شرکت کی۔

تقریبات شادی خانہ آبادی

☆ مکرم مولوی عزیز احمد صاحب اسلم ابن مکرم شکیل احمد صاحب بجوپورہ سہارنپور مبلغ سلسلہ امرتسر کی شادی کی تقریب مکرمہ عائشہ صاحبہ بنت مکرم محمد مانوٹی صاحب آف کالکلم (کیرالہ) کے ساتھ مورخہ 2002-1-1 کو عمل میں آئی۔ مکرم مولوی پی عبد الناصر صاحب مبلغ سلسلہ نے مبلغ 16000 روپے حق مہر کے عوض میں مکرم موصوف کے نکاح کا اعلان کیا اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

اس رشتہ کے مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (پی ظفر احمد کرولائی کیرالہ)

☆ مکرم آفاق احمد خان صاحب ابن مکرم نعمۃ اللہ خان صاحب آف اندورہ معلم سلسلہ کی شادی کی تقریب عزیزہ نیلوفر ربیبہ مکرم عرفان احمد صاحب رحیل آف امریکہ حال قادیان کے ساتھ مورخہ 2002-2-6 کو عمل میں آئی۔ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم نے مسجد مبارک قادیان میں 51000 روپے حق مہر پر موصوف کے نکاح کا اعلان

کیا۔اسی دن بارات مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام کے گھر گئی جہاں رخصتی کی تقریب عمل میں آئی۔اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ومثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد اسماعیل طاہر)

خلاصہ رپورٹ رشی نگر

☆ ۷رفروری بہت برفباری ہوئی اور گاؤں کی آمدورفت میں خلل پڑا۔خدام اطفال اور انصار نے برف ہٹا کر راستے نکالے اور اس طرح چلنے پھرنے میں سہولت ہوئی۔

☆ ڈش انٹینا برفباری کے نقصان کے خدشات کی وجہ سے بچا لیا گیا۔☆ ۸رفروری کو شہر کے گلی کوچوں کو صاف کر کے چلنے کے قابل بنایا گیا ☆ بس اڈہ میں نائب قائد کے ہمراہ خدام نے برف ہٹانے کا کام کیا۔☆ مسجد نور کے علاقہ میں خدام نے دور دور تک راستے بنائے۔☆ نیر محلہ اور مقدم محلہ کے خدام نے بھی بڑی محنت سے برف کو ہٹانے کا کام کیا ☆ بعد نماز جمعہ صدر جماعت کی صدارت میں وقف نو بچوں کا ایک اجلاس بھی ہوا اور دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔

(خورشید احمد میر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رشی نگر)

اسی طرح ناظم اطفال رشی نگر تحریر کرتے ہیں کہ رشی نگر میں مورخہ ۳۰ دسمبر کو اطفال الاحمدیہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں نائب صدر جماعت مکرم عبد الرشید میر صاحب نے صدارت کی۔تلاوت اور نظم کے بعد اطفال نے تقاریر کیں۔بعد ازاں صدر صاحب نے تقریر کی جس میں انہوں نے بچوں کو نصیحت کی کہ وہ دینی اور دنیوی تعلیم حاصل کریں۔بعد دعا کے جلسہ اختتام کو پہنچا۔

۱۸رجنوری کو برف باری کی وجہ سے اطفال نے وقار عمل کیا۔راستے جو کہ بند ہو گئے تھے خدام کے ساتھ مل کر اطفال نے ان کو صاف کیا۔یہ وقار عمل ۲ گھنٹے جاری رہا۔اور ۲۵ ممبروں نے شرکت کی۔صدر صاحب کی دعا کے ساتھ وقار عمل ختم ہوا۔

(وسیم احمد گنائی ناظم اطفال رشی نگر)

خلاصہ رپورٹ موسیٰ بنی مائنز

☆ یوم جمہوریت کے موقعہ پر جھنڈا لہرانے کی تقریب منعقد کی گئی۔ماسٹر خلیل احمد صاحب کی صدارت میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔بچوں نے خوشی کے ترانے گائے۔اور محترم ماسٹر صاحب نے تقریر کی۔بعد دعا جلسہ اختتام کو پہنچا اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔دوسرے دن پکنک کا پروگرام رکھا گیا۔اسی دوران کرکٹ کا میچ رکھا گیا۔اسی طرح لانگ جمپ، دوڑ اور مختلف مقابلہ جات کروائے گئے۔اسی دن صدر جماعت محترم شرافت خان صاحب اور خاکسار نے ایک جلسہ میں تقاریر کیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول کرے۔آمین

(سیف اللہ خان معلم سلسلہ موسیٰ بنی مائنز جھارکھنڈ)

اعزاز

عزیز ثمر احمد خان اور دانش احمد خان ابن مکرم مسعود احمد خان آف کانپور نے Islamic Students Islamic Organisation کی طرف سے منعقد کئے گئے Knowledge Test میں علی الترتیب پہلی اور چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔الحمد للہ۔اس موقعہ پر دونوں بچوں کو شیلڈ اور دو دو کتب انعام کے طور پر دی گئیں۔عزیز دانش احمد وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔بارک اللہ لہم۔اللہ تعالیٰ مزید ترقیات سے نوازے۔

شہد پر دعوتِ تحقیق

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۷ رفروری ۲۰۰۰ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات کی روشنی میں شہد پر تحقیق کرنے سے متعلق مکرم مقبول احمد صاحب صدیقی کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "(شہد) ایک چیز ہے جس کو قرآن کریم نے خاص طور پر بیان کرنے کے لئے چنا ہے، اس پر اسی اہمیت کے اعتبار سے تحقیق ہونی چاہئے۔" "یہ طبی ہی نہیں بلکہ ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے۔"

حضور انور نے شہد کے ساتھ ساتھ مکھی کے ڈنک میں موجود زہر پر بھی تحقیق کرنے کا ارشاد فرمایا: "اس (شہد کی مکھی) میں ایک طرف زہر ہے اور دوسری طرف شفا ہے۔ شفا کے مادوں کے ساتھ ساتھ اس کے زہر پر بھی تحقیق ہونی چاہئے۔"

حضور انور فرماتے ہیں: "میں نے ایک دفعہ وقف جدید میں مختلف موسموں، مختلف وقتوں، مختلف پھولوں وغیرہ اقسام کے الگ الگ شہد جمع کروائے۔ ان کے رنگوں کے اعتبار سے بھی ان کو الگ الگ کیا گیا۔ قرآن کریم نے ان کے رنگوں کے علیحدہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔ جب قرآن نے یہ بات بیان فرمائی ہے تو اس میں ضرور کوئی حکمت ہوگی۔"

حضور انور نے شہد پر تحقیق کا دونوں حوالوں سے ذکر فرمایا ہے۔ یعنی مختلف رنگوں، پھولوں اور جگہوں کے شہد جمع کر کے مختلف بیماریوں کے لئے استعمال کروا کے دیکھے جائیں۔ اور یہ بھی کہ شہد استعمال کرنے کا کیا طریق ہو، یعنی خالص یا Dilute کر کے فرمایا: "احمدیوں کو چاہئے کہ وہ اس تحقیق کا Synopsis بنائیں اور مجھے بھجوائیں تا کہ میں ان کو گائیڈ کر سکوں۔" حضور نے فرمایا کہ اب تک شہد کے متعلق شفا کے سب سے زیادہ تجارب روس میں ہوئے ہیں۔ ڈنمارک، انگلستان اور امریکہ بھی تحقیق کرنے والے ممالک میں شامل ہیں۔

حضور انور نے ہومیوپیتھی کلاس کے لیکچرز کے دوران شہد سے شفا کے متعدد واقعات بھی بیان فرمائے۔ مثلاً آنکھ کے السر اور کینسر کے پھوڑوں میں اگرچہ ہائیڈراسٹس بہت اچھا کام کرتی ہے لیکن شہد اس سے بھی زیادہ مؤثر ہے۔ فرمایا: "یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ کینسر کے زخم جو کسی اور دوا کا اثر قبول نہیں کر رہے تھے شہد لگانے سے ٹھیک ہو گئے۔"

حضور انور نے علاج کے لئے خالص شہد حاصل کرنے پر زیادہ زور دیا ہے۔ بعض کمپنیاں گرم کر کے شہد حاصل کرتی ہیں اس طرح شہد کے بعض اجزاء ضائع ہو سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ چھتہ گھما کر حاصل کیا ہوا شہد استعمال میں لایا جائے یا پھر دھوپ میں کپڑے میں چھتہ ڈال کر لٹکا دیا جائے تو سارا شہد نچڑ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنکھ کے امراض میں چھوٹی یا بڑی مکھی کے شہد سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ حضور نے فرمایا کہ شوگر سے بھرپور ہوتا ہے لیکن نیم کا شہد کڑوا ہوتا ہے جو ذیابطیس میں مفید ہے۔ بلڈ پریشر کے لئے شہد کا ہلکا شربت روزانہ صبح پیا جانا بہت مفید بتایا جاتا ہے۔

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد مکرم عبد الغنی صاحب کوریل کشمیر مورخہ 25-2-2002 بروز جمعہ کے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ریاض احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

وصـــایـــا

منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی دوست کو کسی بھی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع فرمائے۔ ﴿سیکریٹری بہشتی مقبرہ﴾

وصیت نمبر 15140

میں عارف علی فاضل خادم مسجد لکھنؤ ولد مکرم صادق علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن محلہ بہشتی ڈاکخانہ ڈالی گنج ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی بقائمی ہوش حواس بلا جبرا کراہ آج بتاریخ 01-4-1ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں نے سن ۱۹۵۲ء میں بیعت کی تھی۔ اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہوں۔ احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا گیا۔ اور جائیداد سے بے دخل کر دیا گیا۔ میرے بہنوئی کی تحریک پر محترم والد صاحب نے ایک مکان خستہ رحم کھاتے ہوئے خاکسار کو دیا تھا۔ جو بعد میں خاکسار نے اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے مبلغ -/65000 روپے میں سن 1982ء میں فروخت کر دیا۔ میں اس جائیداد غیر منقولہ فروخت شدہ کے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اکیلا ہوں۔ خاندان میں سے کوئی احمدی نہیں۔ بیوی بچے بھی نہیں ہیں۔

میں اس وقت لکھنؤ میں بطور خادم مسجد خدمت کر رہا ہوں۔ جہاں سے مجھے ماہانا ایک ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں تاحیات اپنی آمد کا 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے علاوہ میں کوئی اور جائیداد یا آمد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اس پر بھی یہی وصیت نافذ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ	العبد	گواہ
سید فہیم احمد مبلغ	عارف علی فاضل	محمد انور احمد انسپکٹر

وصیت نمبر 15141

میں شاہین بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10/06/2001ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ فی الوقت بجز حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپے بذمہ خاوند میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ البتہ اپنی زندگی میں جب بھی اس نوح کی کوئی جائیداد پیدا کرونگی تو اس کی اطلاع فی الفور مجلس کارپرداز کو کرنے کی پابند ہونگی اور میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

میرے شوہر مکرم مبارک احمد صاحب ابن مکرم قریشی حکمت اللہ صاحب درویش مرحوم ساکن قادیان کو اس وقت بحیثیت کارکن صدر انجمن احمدیہ مبلغ -/1753 روپے ماہوار مشاہرہ ملتا ہے۔ جس میں سے موصوف مجھے پر ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ مبلغ تین صد روپے -/300 روپے جیب خرچ ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سر دست میری کوئی اور ذاتی آمد نہیں ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی اس ماہوار آمد یا آئندہ اس کے علاوہ جو بھی زائد آمد پیدا کروں اس کا بھی 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔

گواہ	الامۃ	گواہ
مبارک احمد خاوند موصیہ	شاہین بیگم	مظہر حسین صابر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Registered with the Registrar of NEWS Papers of India at No. 38951/82 Postal Registration No. Pb (0194)2002

Monthly **MISHKAT** Qadian

Majlis Khuddamul Ahmadiya Bharat Qadian

Editor :- Zainuddin Hamid

Ph.: (91) 1872-20139 (R) 22232
Fax: 20105

Vol. NO.21 March 2002 No. 3

اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے کہ تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کردوں۔ اور مجھے اس نے حق کے طالبوں کو تسلی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے۔ میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں اس لئے ان روحوں نے مجھ سے دشمنی کی جو سچائی کو نہیں چاہتیں اور تاریکی سے خوش ہیں مگر میں نے چاہا کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے نوع انسان کی ہمدردی کروں۔"

(روحانی خزائن جلد ۱۵ مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۳)